باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

27/رجب المرجب 1444ھ | مطابق 19/فروری 2023ء | بروز اتوار | جلد:(۳) | شمارہ:(۴۴) | صفحات:(۸)

گئو اسمگلنگ کے شبہ میں زندہ جلا کر قتل کئے گئے جنید اور ناصر سپردِ خاک

بھرت پور میں کمیونٹی پنچایت کے انعقاد کے بعد انجام دی گئی آخری رسومات۔ پہلا ملزم رنکو سینی گرفتار

بھرت پور:18/فروری (عصر حاضر) ہریانہ کے بھیوانی میں گئو اسمگلنگ کے شبہ میں دو مسلم نوجوانوں کو کار میں زندہ جلانے کا معاملہ سامنے آیا ہے اور پولیس اس کی جانچ کر رہی ہے۔ جاں بحق ہونے والوں کی شناخت جنید اور ناصر کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ دونوں راجستھان کے بھرت پور کے پہاڑی تھانہ علاقے کے رہائشی تھے۔" ہریانہ کے ریواڑی ضلع میں جمعہ کو دو نوجوانوں کی جلی ہوئی لاش ملنے کے بعد، راجستھان کے بھرت پور میں کمیونٹی پنچایت کا انعقاد کیا گیا جہاں متوفی کے لواحقین نے 51 لاکھ روپے معاوضہ اور سرکاری نوکری کا مطالبہ کیا۔ وہیں انہوں نے کہا کہ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے تب تک آخری رسومات ادا نہیں کی جائیں گی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اس معاملے کے سلسلے میں منعقدہ پنچایت میں دونوں متوفی کے اہل خانہ کو ریاستی وزیر تعلیم زاہدہ خان، ضلع کلکٹر آلوک رنجن اور پولیس سپرنٹنڈنٹ شیام سنگھ نے سمجھایا اور ریاستی حکومت کی طرف سے سہولیات اور مالی امداد فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی جس کے بعد جنید اور ناصر کو سپرد خاک کیا گیا۔ ضلع کلکٹر آلوک رنجن نے کہا کہ ریاستی وزیر تعلیم زاہدہ خان نے خود 5 لاکھ روپے کی مالی امداد، متاثرین کو معاوضہ اسکیم کے تحت قواعد کے مطابق مالی امداد اور پنچایت سمیتی پہاڑی پردھان ساجد خان کی طرف سے پچاس پچاس ہزار روپے کی رقم متوفی کے اہل خانہ کو دیے جانے سمیت ریاستی حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیم، بیوہ پنشن اسکیم، پالنہار یوجنا، مکھیا منتری کنیا دان یوجنا، چرنجیوی یوجنا کے التزامات کے مطابق مالی مدد فراہم کرانے کے ساتھ ہی پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت بھی مدد دی جائے گی۔ راجستھان پولیس نے جنید اور ناصر قتل کیس کے پہلے ملزم رنکو سینی کو گرفتار کر لیا ہے۔ رنکو کا نام اس معاملے کی ایف آئی آر میں درج ہے۔ راجستھان پولیس دیگر ملزمان کو گرفتار کرنے کے لیے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ جنید کے چچازاد اسماعیل نے بدھ کو گوپال گڑھ تھانے (بھرت پور) میں ان کے لاپتہ ہونے اور ان کے ساتھ مارپیٹ کئے جانے کی شکایت درج کرائی تھی۔ جنید کے چچازاد اسماعیل نے بدھ کو گوپال گڑھ تھانے (بھرت پور) میں ان کے لاپتہ ہونے اور ان کے ساتھ مارپیٹ کئے جانے کی شکایت درج کرائی تھی۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق لوہارو کے ڈی ایس پی جگت سنگھ مورے نے بتایا کہ گاؤں والوں کے ذریعے ڈائل 112 پر اطلاع ملی کہ برواس گاؤں میں ایک جلی ہوئی گاڑی کھڑی ہے۔ جب پولیس موقع پر پہنچی تو دیکھا کہ کار کے اندر دو لوگوں کے ڈھانچے موجود ہیں۔ ڈی ایس پی نے بتایا کہ گاڑی کا چیسس نمبر لے لیا گیا ہے۔ جس کی بنیاد پر گاڑی کے مالک کا سراغ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسماعیل نے بتایا کہ جنید اور ناصر کو بری طرح پیٹنے کے بعد فیروز پور جھڑ کا تھانے لایا گیا تھا لیکن انہیں ملزمان کے ساتھ تھانے سے بھگا دیا گیا۔ ہمیں اطلاع تک نہیں دی گئی۔ اسماعیل نے بتایا کہ 14 فروری کی صبح 5 بجے کے قریب ان کے چچازاد جنید اور ناصر اپنی بولیرو کار میں کام سے باہر گئے تھے۔ ان کا فون 15 تاریخ سے بند تھا۔ اس کے بعد گھر والوں نے دونوں کی تلاش شروع کر دی۔ اسماعیل کا مزید کہنا ہے کہ 'صبح تقریباً 9 بجے ہمیں سابق سرپنچ دینو کا فون آیا۔ سرپنچ نے بتایا کہ انہیں فیروز پور جھڑ کا تھانے سے فون آیا تھا کہ دو آدمی کچھ غنڈوں کے ساتھ تھانے میں لائے گئے ہیں۔ معاملہ کیا ہے اس کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہیں۔ اس لیے پولیس اسٹیشن جائیں اور کہیں اور دیکھنے سے پہلے معلوم کریں۔ فیروز پور جھر کا ہریانہ کے میوات ضلع میں واقع ہے۔ یہ بھرت پور سے تقریباً 16 کلومیٹر دور ہے۔ اسماعیل کے مطابق اس کے بعد تقریباً 4-5 گاڑیاں فیروز پور جھر کا کے لیے روانہ ہوئیں۔ ہمیں تھانے کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ بعد میں سابق سرپنچ دینو بھی وہاں پہنچ گئے۔ ان سے درخواست کی گئی کہ تھانے کے اندر جائیں اور معلوم کریں کہ ہمارے آدمی وہاں موجود ہیں یا نہیں۔ سابق سرپنچ اندر گئے اور انہیں معلوم ہوا کہ دونوں کو وہاں سے کہیں اور لے جایا گیا ہے۔ پولیس اسٹیشن سے سابق سرپنچ کو بتایا گیا کہ نوجوانوں کے ساتھ مارپیٹ ہوئی تھی۔ آپ اپنے تھانے میں اس کی اطلاع دیں۔ یعنی اسماعیل اور اس کے ساتھیوں کو فیروز پور جھر کا سے واپس بھرت پور جانے اور اپنے تھانے میں گمشدگی کی شکایت درج کرانے کو کہا گیا۔ اسماعیل کے مطابق آخر کار تمام لوگ فیروز پور جھڑ کا سے بھرت پور واپس آئے اور اپنے تھانے میں رپورٹ درج کرائی۔ اگلی صبح اس کے بھتیجے کا فون آیا کہ بھیوانی کے لوہارو میں ایک گاڑی مکمل طور پر جلی ہوئی حالت میں برآمد ہوئی ہے۔ اندر دو لاشیں بھی پڑی ہیں جو جلی ہوئی ہیں۔ روتے ہوئے اسماعیل کہتے ہیں "بس اتنا سنا اور یقین ہو گیا کہ یہ دونوں گاڑی میں ہیں۔" اسماعیل نے اپنی شکایت میں بجرنگ دل سے وابستہ انیل، سری کانت، رنکو سینی، لوکیش سنگلا رہائشی مانیسر پر الزامات عائد کئے ہیں۔

"خاندانی منصوبہ بندی مغربی ایجنڈا"

افغانستان میں طالبان حکومت نے مانع حمل دواؤں کی فروختگی پر لگائی پابندی

کابل۔ طالبان حکومت نے افغانستان کے دو اہم شہروں میں مانع حمل ادویات کی فروخت پر پابندی عائد کر دی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ خواتین کی جانب سے مانع حمل ادویات کی فروخت کا استعمال مسلمانوں کی آبادی کو کنٹرول کرنے کی مغربی سازش ہے۔ دی گارڈین کے مطابق، طالبان گھر گھر جا کر دائیوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں اور فارمیسیوں کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ پیدائش پر قابو پانے والی تمام ادویات اور آلات کی شیلفیں خالی کر دیں۔ شہر میں ایک دکان کے مالک نے کہا" طالبان بندوقیں لے کر دو بار میرے اسٹور پر آئے اور مجھے مانع حمل گولیاں فروخت نہ کرنے کی دھمکی دی۔ وہ باقاعدگی سے کابل میں ہر دواخانے کی جانچ کر رہے ہیں اور ہم نے مصنوعات کی فروخت بند کر دی ہے۔'ایک تجربہ کار دائی نے، جس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا، کہا کہ انہیں کئی بار دھمکیاں دی گئیں۔ انھوں نے کہا کہ اسے ایک طالبان کمانڈر نے کہا تھا، 'آپ کو باہر جانے اور آبادی پر قابو پانے کے مغربی تصور کو فروغ دینے کی اجازت نہیں ہے اور یہ غیر ضروری ہے۔ دی گارڈین نے رپورٹ میں بتایا کہ کابل اور مزار شریف کے دیگر فارماسسٹوں نے تصدیق کی ہے کہ انہیں کسی بھی طرح کی پیدائش پر قابو پانے والی ادویات کا ذخیرہ نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

دو مسلم نوجوانوں کے وحشی قاتلوں پر یو اے پی اے لگایا جائے، جمعیۃ کے وفد نے کر متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی

نئی دہلی 18/فروری: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے میوات میں دو مسلم نوجوان جنید اور ناصر کے وحشیانہ قتل اور جلا دینے کے واقعات پر گہری تشویش اور سخت غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور اسے انسانیت سوز اور دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہوئے مرکز اور ہریانہ کی سرکار سے مطالبہ کیا ہے ملزموں کے خلاف یو اے پی اے کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ انتہائی قابل مذمت ہے کہ اسی ہریانہ اور راجستھان کی سرزمین پر ماضی میں اکبر خان، جنید خاں، رکبر خاں، عمر، افرازل وغیرہ کی ماب لنچنگ میں پولس انتظامیہ اور راجستھان و ہریانہ سرکاروں کے رویے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان گئو رکشکوں اور دہشت گردوں کو محض پشت پناہی حاصل نہیں ہے بلکہ ان کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی بھی کی جا رہی ہے اور یہ عناصر سرکاری سرپرستی میں کھلے عام لوگوں کو قتل کرتے ہیں، ان پر گولیاں برساتے ہیں، ویڈیو بنا کر ٹوئیٹر پر ڈالتے ہیں، پھر وہ پولس انتظامیہ کے ساتھ اپنا فوٹو کھینچ کر اپنی طاقت اور رعب کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ہریانہ کی سرکار اور پولس انتظامیہ ان کا بال بھی بیکا نہیں کرتیں بلکہ انتہائی بے شرمی اور خاموشی کا مظاہرہ کر کے ملک کے تکثیری، جمہوری اور سیکولر کردار کو داغ دار کر رہی ہیں۔ مولانا مدنی نے ایسے حالات میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ واقعہ میں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور ان کے خلاف سخت سے سخت مقدمات قائم کیے جائیں، اس معاملے میں قصوروار پولس افسران کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے، اور پورے معاملے کی جوڈیشیل انکوائری کرائی جائے۔ نیز مرنے والوں کے اہل خانہ کی بازآبادکاری کے لیے معقول معاوضہ دیا جائے اور گھر کے کسی ایک فرد کو سرکاری نوکری دی جائے۔ دریں اثنا آج جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں جمعیۃ کے ایک وفد نے موضع گھاٹ میکا ضلع بھرت پور کا دورہ کیا جہاں متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کر کے ہر ممکن انصاف کی یقین دہانی کرائی۔ مولانا حکیم الدین قاسمی نے گاؤں کے مجمع عام سے خطاب کیا اور ان کو صبر واستقامت کی دعوت دی۔ جمعیۃ علماء ضلع میوات نے یتیم بچوں وبچیوں کی تعلیم وتربیت کی مکمل ذمہ داری وعدہ کیا، مولانا حکیم الدین قاسمی نے بتایا کہ جنید کے چھ معصوم بچے ہیں، ساتھ ہی اس کے بھائی کے پریوار میں سات بچے ہیں، بھائی کی ذہنی حالت اتنی اچھی نہیں ہے، ان سب کی کفالت جنید کے ذمے ہے، اس حادثہ کے بعد اتنا بڑا پریوار بے سہارا ہو گیا ہے، اب ان کی مستقل پرورش کا معاملہ ہے، اس لیے بہی خواہ حضرات کو ان کی مدد کے لیے آگے آنا چاہیے۔ وفد میں ناظم عمومی کے ہمراہ مولانا غیور احمد قاسمی، مفتی ذاکر حسین قاسمی، مولانا محمد یحییٰ کریمی، مفتی محمد سلیم ساکرس، قاری محمد اسلم بڈیڈ، مفتی رضوان، مولانا عبید اللہ، ماسٹر قاسم، متھرا سے مولانا جمال الدین، ماسٹر محمد عابد، حافظ محمد یامین، ماسٹر محمد شبیر وغیرہ شامل تھے۔

اعظم خان کے فرزند عبداللہ اعظم کو ووٹ دینے کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا

رامپور:18/فروری (ذرائع) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے قومی جنرل سکریٹری اعظم خان کے بیٹے عبداللہ اعظم خان کے ووٹ دینے کے اختیار کو ختم کر دیا گیا ہے۔ رام پور سیٹ سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایم ایل اے آکاش سکسینہ کی شکایت پر عبداللہ اعظم کے ووٹ دینے کا حق ختم کر دیا گیا ہے۔ دراصل عبداللہ اعظم کو چھجلت کیس میں عدالت نے سزا سنائی تھی۔ اس کے بعد عبداللہ اعظم کی اسمبلی رکنیت بھی منسوخ کر دی گئی تھی اور اب ان کے ووٹ دینے کا حق بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ اس وقت اعظم خان کے خاندان میں ایک بھی عوامی نمائندہ نہیں ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب اعظم خان کے خاندان میں ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں کہ نہ تو کوئی عہدہ بچا ہے اور نہ ہی ووٹ دینے کا حق۔ مراد آباد کی عدالت نے چھجلت کیس کے سلسلے میں عبداللہ اعظم کو دو سال کی سزا سنائی تھی۔ جس کے بعد ان کی اسمبلی رکنیت منسوخ کر دی گئی۔ بی جے پی ایم ایل اے آکاش سکسینہ نے الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کو ایک خط لکھا تھا کہ عبداللہ اعظم کے حق رائے دہی کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ بی جے پی کے ایم ایل اے آکاش سکسینہ نے عبداللہ اعظم کا نام ووٹر لسٹ سے حذف کرنے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ اس معاملے پر رامپور شہر کے ایم ایل اے آکاش سکسینہ نے کہا تھا کہ ہم نے رامپور میں الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کو ایک خط لکھا کہ آر پی ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت جس طرح سے اعظم خان کے ووٹ کا حق ختم کیا گیا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تحت عبداللہ اعظم کے ووٹ کے حق کو بھی ختم کیا جائے۔ کیونکہ اب انہیں بھی سزا مل چکی ہے۔ آج اسی کے تحت ان کے ووٹ کا حق ختم کر دیا گیا ہے۔ ان کا نام ووٹر لسٹ سے بھی نکال دیا گیا ہے۔

جاپان میں غیر ملکی ہنرمند افراد کو راغب کرنے کیلئے نیا رہائشی ویزا متعارف

ٹوکیو، 18 فروری (ایجنسیز) جاپان نے غیر ملکی ہنرمند افراد کو راغب کرنے کے لئے نیا رہائشی ویزا پروگرام متعارف کرا دیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق جاپانی حکومت دیار غیر سے باصلاحیت پیشہ ور افراد کو راغب کرنے کے لیے ایک نیا رہائشی ویزا پروگرام شروع کرنے جا رہی ہے۔ اس پروگرام کے تحت اہل غیر ملکی شہریوں کو ترجیحی امیگریشن حیثیت دی جائے گی۔ رپورٹ کے مطابق اس منصوبے کا فیصلہ جمعہ کے روز جاپانی کابینہ کے متعلقہ وزراء کے اجلاس میں کیا گیا، جس میں اہل غیر ملکی شہریوں کو ترجیحی امیگریشن حیثیت دی جائے گی۔ نئی پالیسی کے مطابق انتہائی ہنرمند پیشہ ور افراد کے لیے ایک نئی خصوصی کیٹیگری جس میں غیر ملکی محققین اور انجینئرز شامل ہوں گے جن کی سالانہ آمدنی کم از کم 2 کروڑ ین یا تقریباً 1 لاکھ 50 ہزار ڈالر ہو اور وہ ماسٹر ڈگری یا 10 سال سے زیادہ کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اس کیٹیگری میں ایسے کارپوریٹ مینیجرز بھی شامل ہوں گے جو 4 کروڑ ین یا تقریباً 3 لاکھ ڈالر سے زیادہ کماتے ہیں اور کم از کم پانچ سال کا کام کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس زمرے کے اہل غیر ملکی شہری صرف ایک سال ملک میں رہنے کے بعد جاپان میں مستقل رہائش کا حق حاصل کر سکیں گے، انہیں امیگریشن کنٹرول میں ترجیحی سلوک کا مستحق بھی قرار دیا جائے گا۔ اعلیٰ تعلیم کی عالمی درجہ بندی میں درج سرفہرست یونیورسٹیوں کے گریجویٹ جو جاپان میں ملازمت کے خواہاں ہیں وہ دو سال تک کے ویزا کے لیے اہل ہوں گے۔

آئینۂ دکن

19/فروری 2023ء بروزِ اتوار

فرمانِ الٰہی

ان کے دلوں میں روگ ہے چنانچہ اللہ نے ان کے روگ میں اور اضافہ کردیا ہے اوران کے لئے دردناک سزا تیار ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ مچاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

(سورۃ البقرۃ:۱۰۔۱۱)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ:27/رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق19/فروری 2023ء بہ روزِ اتوار

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:41	12:40	4:42	6:25	7:32
انتہا	6:35	4:41	6:24	7:31	5:18

اشراق	6:55	زوال	12:30
ختم سحر	5:29	افطار	6:25

نوٹ:سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (اثنائے خطبہ میں) ارشاد فرمایا کہ امابعد.....سب سے بہتر بات اور سب سے اچھا کلام کتاب اللہ ہے اور سب سے بہتر طریقہ (اللہ کے رسول) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین امور وہ ہیں جو دین میں ایجاد کرلیے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(صحیح مسلم)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

مسلم نوجوانوں کے خلاف دہشت گردی کی سخت مذمت

میدک اور راجستھان میں انسانیت سوز واقعات پر مجلس تعمیر ملت کا ردعمل

حیدرآباد۔18/فروری (پریس نوٹ) کل ہند مجلس تعمیر ملت کے پریس نوٹ کے بموجب دو مسلم نوجوانوں ناصر اور جنید پر گائے کی اسمگلنگ کے شبہ میں نذر آتش کرنے اور تلنگانہ کے میدک میں پولیس ملازمین کی پٹائی سے سے عبدالقدیر کی موت پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے صوبائی حکومتوں کے سربراہوں سے خاطیوں کے خلاف سخت کاروائی کا مطالبہ کیا۔مجلس تعمیر ملت کے مطابق راجستھان کے بھرت پور سے دو دن قبل اغوا شدہ دو مسلم نوجوانوں ناصر اور جنید کو ہریانہ کے بھیوانی ضلع میں ان کی گاڑی سمیت انھیں زندہ جلا دیئے جانے کی مذمت کی گئی اور کہا کہ مہلوکین کے اہل خانہ نے اس انسانیت سوز واقعہ کیلئے بجرنگ دل کے کارکنوں کو مورد الزام ٹھہرایا جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں بالخصوص مسلم نوجوانوں کے خلاف زعفرانی دہشت گردی اور ہندوتوا حامیوں کا متعصبانہ رویہ ناقابل برداشت ہوتا جارہا ہے اس تعلق سے صوبائی حکومتوں کو سخت نوٹ لینے کی ضرورت ہے جب کہ متوفیوں کے ارکان خاندان کے مطابق 15 فروری کو ہی پولیس اسٹیشن میں اغوا کا مقدمہ بھی درج کروایا گیا تھا۔اس کے باوجود پولیس کی خاموشی سے بھی فرقہ پرست عناصر کی سرپرستی کی عکاسی ہوتی ہے۔تعمیر ملت نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے 8 تا 10 افراد مشتمل اغوا کاروں کی ٹولی کی جانب سے دونوں مسلم نوجوانوں کو مار پیٹ اور اغوا کرنے کے بعد گاڑی میں نذر آتش کرنے کے واقعہ کو انسانیت سوز حرکت قرار دیا۔انہوں نے گاڑی کے مالک اور اغوا کنندوں کا سراغ لگاتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کا ہریانہ اور راجستھان پولیس سے مطالبہ کیا۔انہوں نے بروقت کارروائی سے پولیس کا گریز اور تاحال ملزمین کی عدم گرفتاری اقلیتوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کے مترادف ہے۔اسی طرح تلنگانہ میں بھی بعض فرقہ پرست ذہنیت کے حامل پولیس عہدیداروں و ملازمین کا رویہ بھی متعصبانہ ہوتا جارہا ہے جس کی مثال گزشتہ دنوں میدک میں پولیس کی مبینہ زدوکوبی کے سبب عبدالقدیر خان کی موت سے ملتی ہے جہاں سب انسپکٹر اور دو کانسٹیبلوں نے متوفی کے ساتھ تھرڈ ڈگری کا استعمال کرکے عبدالقدیر کو موت کے گھاٹ چڑھادیا۔اس ضمن میں حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ سب انسپکٹر اور دو کانسٹیبلوں کو خدمات سے برطرفی اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔تعمیر ملت کے مطابق محنت مزدوری کرنے والے غریب شخص کے خلاف پولیس کی کاروائی اور اس کا قتل گھناؤنی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جوکہ فرقہ پرست ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔مجلس تعمیر ملت نے ان واقعات کی آزادانہ تحقیقات کے ساتھ تینوں متوفیوں جنید اور ناصر اور عبدالقدیر کے اہل خانہ کے ساتھ انصاف کو وقت کا تقاضہ قرار دیتے ان کے ورثا کو ایکس گریشیاء دینے پر بھی زور دیا۔

منہج اسکول ہنم کنڈہ ورنگل میں طلبہ اور اساتذہ کے تعلیمی وتربیتی پروگرام

ورنگل:18/فروری (محمد یوسف رحیم بیدری) شہر ہنم کنڈہ، ورنگل میں منہج اسکول ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔مفتی محمد منہاج احمد قیومی ومظاہری صاحب کی قیادت میں مدرسہ ھذا دینی وعصری علوم کا حسین امتزاج بنا ہوا ہے۔جس میں اسی مناسبت سے علماء اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔اس اسکول میں طلبہ کے ایک خصوصی تعلیمی وتربیتی اجلاس کا اہتمام ہوا۔مفتی مظاہری صاحب، جو اس اسکول کے کرسپانڈنٹ بھی ہیں، نے افتتاحی کلمات میں طلبہ کے سامنے علم کے حصول اور اسکی تڑپ کی اہمیت واضح کی اور ان آداب کا ذکر کیا جن سے علم کا حصول یقینی ہوتا ہے اور ہر لحاظ سے نافع بھی بن جاتا ہے۔اس کے بعد محمد عبداللہ جاوید صاحب، ڈائریکٹر اے جے اکیڈمی فار ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ رائچور، کرناٹکا نے طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ دسویں جماعت اور انٹر کے بعد سے امتحانات کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔نہ امتحانات سے فرار ممکن ہے اور نہ ہی انہیں سر کئے بغیر آگے بڑھا جاسکتا ہے۔لہذا طلبہ ہمیشہ ہر طرح کے امتحانات کے لئے ذہنی طور پر تیار رہیں اور خوب محنت ولگن کے ذریعہ نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اس کے بعد آپ نے امتحانات کی تیاری کے سلسلہ میں عملی مشورے دیتے ہوئے کہا کہ موثر انداز سے پڑھائی کے لئے یکسوئی برقرار رکھنے اور توجہ ہٹانے والی چیزوں سے احتیاط برتنا ضروری ہے۔آپ نے موبائل سے دور رہنے کی عملی تدابیر سے متعلق روزوں کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ روزے کی حالت میں کھانا پینا، حرام رہتا ہے لیکن اس دوران کھانا پکانے، کھانا لانے، پانی برتنے اور وضو کرنے وغیرہ سے منع نہیں کیا گیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ذہنی طور پر کسی چیز کے استعمال نہ کرنے پر تیار رہیں تو یہ ممکن ہے۔یہاں تک کہ وضو کے دوران منہ میں پانی بھی لیں تو بھی ایک بوند حلق سے نیچے نہیں اترے گی۔طلبہ کو اپنی اس قوت کی خوب پہچان ہونی چاہئے۔اگر وہ ٹھان لیں تو جو کرنا ہے وہ کر گزریں گے اور جس سے بچنا ہے اس سے ضرور بچنے کی کوشش کریں گے۔لہذا توجہ ہٹانیوالی چیزیں جیسے موبائل، ٹی وی، دوست، نیند وغیرہ سے متعلق ہمیشہ چوکنا رہیں۔آخر میں اس بات پر زور دیا کہ اسکول میں اساتذہ کا باہم مل جل کر سیکھنے سمجھنے کا ماحول فروغ دینا چاہئے۔

مجلس ایصالِ ثواب

جناب سید حسین صاحب سابق ڈائریکٹر اسٹیٹ آڈٹ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف آندھراپردیش کی زوجہ محترمہ سیدہ زاہدہ صاحبہ کا 16/فبروری/2023ء کو انتقال ہوگیا۔صاحبزادگان امریکہ سے حیدرآباد آنے کے بعد 17/فروری بعد نمازِ مغرب شاہی مسجد باغ عامہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین آبائی قبرستان ریاض المنیرہ فتح دروازہ میں عمل میں آئی۔مجلس ایصالِ ثواب مسجد جودی کنگ کوٹھی میں آج بعد نماز عصر بوقت 5/بجے مقرر ہے۔شرکت فرما کر مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت وایصال ثواب فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

مدرسہ جامعہ محبوبیہ کاغذنگر کے زیراہتمام تکمیل ختم بخاری، وابتداء حفظ قرآن مجید

دین پر ثابت قدمی کے ساتھ زندگی گزارنے کی تلقین، مولانا محمد عبدالقوی کا خطاب

آصف آباد:18 فروری (عصر حاضر نیوز) کمرم بھیم آصف آباد ضلع کے کاغذنگر مینارٹی فنکشن ہال اندرا مارکٹ میں مدرسہ جامعہ محبوبیہ

کاغذنگر کے زیراہتمام جلسہ عام تکمیل ختم بخاری و ابتداء آغاز حفظ قرآن مجید کا انعقاد 15 فروری بروز چہارشنبہ بعد نماز مغرب عمل میں لایا گیا۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن بحسن و آواز مفتی نعمان رشیدی سے ہوا نعت شریف منتجب الدین کاغذنگر نے پڑھی، زیر صدارت ترجمان اہلسنت والجماعت مولانا محمد عبدالقوی شیخ الحدیث وناظم مدرسہ اشرف العلوم حیدرآباد ٹرسٹ ومہمانان خصوصی مولانا اعجاز الدین صدیقی ناظم مدرسہ رقیہ البنات وزیر نگرانی مولانا احمد مبین قاسمی ناظم مدرسہ جامعہ محبوبیہ کے اہتمام کیا گیا صدارتی خطاب سے مولانا محمد عبدالقوی نے امت مسلمہ کو دین کے مطابق زندگی گزارنے کا نوجوانوں کو مشورہ دیا مولانا نے کہا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کو اپناتے ہوئے زندگی گزارنے کو کہا نمازوں کی پابندی کے ساتھ دین کو سمجھنے امت مسلم ونوجوانوں کو مشورہ دیا مولانا محمد عبدالقوی ناظم ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا وآخرت میں کامیابی کا میعار اپنے آپ کو دین پر ڈھالنا ہے-مولانا محمد اعجاز الدین صدیقی نے بھی عوام سے خطاب میں کہا کہ نیکی اور بدی کو کل قیامت میں تولہ جائے گا۔بعدازاں مولانا محمد عبدالقوی نے سات طالبات کو ختم بخاری کا آخری درس پڑھایا اور 22 طلباء وطالبات نے ناظرہ قرآن مکمل کیا صدر مدرس حافظ احمد امین، حافظ توصیف، حافظ امتیاز، حافظ نواز اور دیگر مدرسہ اراکین عاملہ نے شرکاء کا استقبال کیا۔اس موقع پر ایم آئی ایم صدر کاغذنگر محمد عبدالمبین، عبدالعزیز ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول سرپور، ماسٹر عبدالقیوم، عبدالرحیم، ذاکر قریشی سابقہ صدر ایم آئی ایم کاغذنگر، فصیح الدین، سمیع الدین نے شرکت کی اور علماء آئمہ مفتیان حضرات اور دانشور حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی آخر میں مولانا احمد مبین قاسمی ناظم مدرسہ جامعہ محبوبیہ کاغذ نگر نے تمام مہمانان خصوصی، شرکاء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کا اختتام کا اعلان کیا۔

بہ تاریخ 17/فروری بروز جمعہ بعد نماز عشاء علاقہ شاستری پورم میں ایک صاحب خیر شخصیت جناب ڈاکٹر نظام الدین صاحب ٹرسٹی دارالعلوم حیدرباد کے مکان پر بصدارت حضرت شیخ انصار صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث دارالعلوم حیدرباد اور حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم کے زیرنگرانی حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم کی مقدمہ میں باعزت برأت پر تہنیتی تقریب منعقد ہوئی جس میں ریاست کے اکابر علماء کے بشمول دارالعلوم حیدرباد کے تمام اساتذہ شریک رہے۔

نرمل: چالیس روزہ نماز کمپٹیشن میں کامیابی حاصل کرنے والے بچوں میں سائیکلوں کی تقسیم

نرمل:18/فروری (سید عبدالعزیز) دارالعلوم زکریا وائی ایس نگر کالونی نے انوکھی پہل کرتے ہوئے بچوں میں دینی شعور پیدا

کرنے کے لیے مفتی حسان عبدالرشید خان قاسمی کی نگرانی میں گزشتہ ماہ ڈسمبر وجنوری میں 40 روزہ نماز کمپٹیشن کا انعقاد کیا تھا، جس میں محلہ وائی ایس آر کالونی کے 50 سے زائد بچوں نے حصہ لیا، اور مکمل شوق وذوق کے ساتھ نمازوں کے اہتمام کا بھرپور مظاہرہ کیا، چنانچہ مذکورہ کمپٹیشن میں حصہ لینے والے بچوں کے درمیان انعامات کی تقسیم کے لیے ایک اہم اجلاس بعنوان نماز میری پہچان بتاریخ 17/فروی 2023ء مطابق 26 رجب المرجب ۱۴۴۴ھ بروز جمعہ بعد نمازِ جمعہ مسجدِ یحییٰ نور وائی ایس آر کالونی نرمل میں منعقد کیا گیا ہے، جس میں 40 روزہ نماز کمپٹیشن میں صد فیصد حاضر رہنے والے 7 مشارکین: محمد کاشف، رحیم الدین محمد عفان، ارمان، واصف، انس اور عبدالرحمان کو ایک ایک عمدہ سائیکل بطورِ انعام دی گئی اور دیگر بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے فی کس 1200 روپیے کے کپڑے، بیاگ ودیگر انعامات سے نوازا جائے گا۔اس پروگرام میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے نرمل کے علماءِ کرام: مولانا عبدالعلیم قاسمی، نائب قاضی نرمل، مفتی ریاض الدین صاحب قاسمی، مولانا امتیاز خان مفتاحی، مفتی احسان شاہ قاسمی، مفتی ظفر بیگ قاسمی، مفتی منظور قاسمی، مولانا مذکر علی حسامی، مولانا عمران خان قاسمی نے شرکت کی، صدر مسجدِ یحییٰ عظیم بن یحییٰ صدر مجلسِ اتحاد المسلمین نرمل نے علماءِ کرام کی شال وگل پوشی کے ذریعے تہنیت پیش کی۔تقسیمِ انعامات کے اس موقع پر شیخ ساجد کونسلر، امتیاز علی صاحب صدر انجمن فلاح ملت، منظور حسین کے علاوہ اہلیانِ محلہ کثیر تعداد میں شریک تھے۔

عصرِ حاضر ای پیپر

آئینہ دکن

فرینڈلی پولیس کی دعویدار تلنگانہ پولیس کا غیر انسانی رویہ اور ظالمانہ وسفاکانہ کردار آشکارا، اقلیتوں میں شدید بے چینی

پولیس کی انتہائی بے رحمی سے پٹائی کے بعد قدیر خان زخموں کی تاب نہ لاکر فوت

میدک میں آخری رسومات ادا کردی گئیں، جنازے میں مجلسی رکن اسمبلی کوثر محی الدین کی شرکت

اہلِ خانہ کو 25 / لاکھ معاوضہ دینے امجد اللہ خان کا مطالبہ، انصاف ملنے تک احتجاج جاری رکھنے کا انتباہ

محض چوری کے شبہ کی بنیاد پر ہوئی تھی گرفتاری، تحقیقات کرنے ڈی جی پی تلنگانہ انجنی کمار کی ہدایت

حیدرآباد: 18 / فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ ریاست میں فرینڈلی پولیس کا راگ الاپنے والی پولیس کا انتہائی سفاکانہ کردار منظر عام پر آیا۔ محض چوری کے شبہ میں پوچھ تاچھ کے دوران کے محمد قدیر کی اس قدر پٹائی کردی کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں جسم ساکت اور ادھ مرا ہوگیا۔ محمد قدیر جس کو میدک پولیس نے چوری کے ایک معاملے میں اس کے کردار پر شبہ ظاہر کرتے ہوئے گرفتار کرکے پوچھ تاچھ کے لیے لے گئی تھی۔ 35 سالہ یومیہ اجرت پر مزدوری کرنے والے محمد قدیر نے جمعہ کو پولیس کے مبینہ تشدد کی وجہ سے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ محمد قدیر کو 29 جنوری کو حیدرآباد میں اس کی بہن کے گھر سے چوری کے معاملے میں ملوث ہونے کے شبہ میں اٹھایا گیا تھا اور اسے میدک لاکر پوچھ تاچھ کی گئی۔ میدک کے ایک ہاسپٹل میں زیر علاج محمد قدیر کی ایک ویڈیو جو سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہوگئی اس میں دیکھا جاسکتا ہے جس میں انہوں نے صاف طور پر کہا کہ انہیں پانچ دن تک حراست میں رکھا گیا اور پولیس والوں نے ان کی اس قدر بے رحمی کے ساتھ پٹائی کی جس ان کا پورا جسم متاثر ہوگیا حالانکہ محمد قدیر انہیں کہتے رہے کہ وہ بے قصور ہے۔ محمد قدیر نے کہا کہ اخیر میں" پولیس والوں نے کہا کہ چوری میں ملوث شخص میری طرح لگتا ہے"۔ جس کے بعد پولیس نے اسے 2 فروری کو چھوڑ دیا۔ پولیس نے اس کو ایک ایسی حالت میں رہا کیا جب کہ وہ اپنا ہاتھ ہلانے سے بھی قاصر تھے۔ پولیس نے محمد قدیر کو پانچ دنوں تک حراست میں رکھنے کے بعد رہا کرتے وقت یہ کہا کہ صاب کے سامنے اتنا ہی بتانا کہ مجھے ایک رات کے لیے ہی تھانے میں رکھا گیا 'ورنہ تمہارے اور ہمارے دونوں کو بھی پریشانی ہوجاتی۔ پولیس والوں کے کہنے پر محمد قدیر نے انہیں ایسا ہی کہہ کر وہاں سے چھٹی کرلی۔ رہا کرتے وقت محمد قدیر سے ایک کاغذ پر دستخط کرنے کو بھی کہا لیکن محمد قدیر اس حالت میں نہیں تھے کہ وہ قلم پکڑ کر اپنے ہاتھ سے دستخط بھی کرسکے جس پر ایک پولیس اہلکار نے از خود کاغذ پر ان کا نام لکھ دیا۔ محمد قدیر نے دو کانسٹیبلوں اور سب انسپکٹر کے نام بھی بتائے جنہوں نے انہیں بے رحمی کے ساتھ بیٹ پیٹا تھا۔ اس نے کہا کہ ایس آئی نے اسے صرف دو تین بار تھپڑ مارا، دونوں کانسٹیبلوں نے اسے پورے جسم پر مار مار کر جسم کو چھلنی کردیا۔ مبینہ تشدد کی وجہ سے محمد قدیر کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونا دشوار ہوگیا تھا اور ان کے گردے بھی خراب ہوگئے۔ ان کی بیوی نے الزام لگایا کہ پولیس نے ان پر تھرڈ ڈگری کا طریقہ استعمال کیا۔ 9 فروری کو انہیں میدک کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ جہاں محمد قدیر کی حالت مسلسل بگڑتی رہی یہاں تک کہ اسے بہتر علاج کے لیے حیدرآباد کے گاندھی اسپتال منتقل کیا گیا تھا۔ تاہم، وہ 17 فروری کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ پسماندگان میں بیوی اور دو بچے رہ گئے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد نعش کو ہفتہ کی صبح اہل خانہ کے حوالے کردیا گیا اور بعد میں اسے آخری رسومات کے لئے میدک لے جایا گیا۔ محمد قدیر کی موت نے عوام میں غم وغصے کو جنم دیا۔ مقامی مسلم کمیونٹی کے رہنماؤں نے بھارت راسٹرا سمیتی کے ایم ایل اے ایم پدما دیویندر ریڈی پر زور دیا کہ وہ ملوث پولیس اہلکاروں کے خلاف کارروائی کریں۔ اس کے بعد ایم ایل اے نے میدک سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) روہنی پریہ درشنی سے بات کی اور اس واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ایس پی نے ایس آئی راج شیکر اور دو کانسٹیبل پون اور پرشانت کا تبادلہ کردیا۔ حیدرآباد سے اے آئی ایم آئی ایم ایل اے کوثر محی الدین نے ہفتہ کی صبح میدک کا دورہ کیا اور جنازے میں شرکت کی۔ اس نے جنازے پر لگائی گئی پابندیوں کے لیے پوس پر شدید تنقید کی اور سوال کیا کہ کیا قدیر "نکسلی یا دہشت گرد" تھا؟ جو جنازے میں شرکت پر اتنی پابندیاں لگادی گئیں۔ ایم ایل اے نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں ملوث تین پولیس اہلکاروں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایف آئی آر کو تبدیل کرکے ایس آئی اور دو کانسٹیبلوں کے نام شامل کیے جائیں۔ فرینڈلی پولیس کی دعویدار تلنگانہ پولیس کی اس حرکت سے مسلم اقلیت میں بے چینی ہے۔ اس موقع پر قائد ایم بی ٹی امجد اللہ خاں خالد نے احتجاج کرتے ہوئے قدیر کی موت کی سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ قدیر کی موت کے خلاف ایم بی ٹی عدالت سے رجوع ہوگئی اور قدیر خاں کو انصاف ملنے تک احتجاج جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جبکہ مسلمان وزیر داخلہ رہنے کے باوجود پولیس کا مسلمانوں پر ظلم شمالی ہند کی ریاستوں کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔ امجد اللہ خاں خالد نے قدیر خاں کی بیوی کو سرکاری ملازمت اور افراد خاندان کو 25 لاکھ روپئے معاوضہ کا مطالبہ کرتے ہوئے سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا اور ایس پی میدک کے خلاف سخت کارروائی پر زور دیا۔

انسانیت نواز سرگرمیوں سے اسلام کے پیامِ انسانیت کو عام کرنے کی تلقین

AFMI کے سابق صدر ڈاکٹر محمد قطب الدین اور موجودہ صدر ثنا قطب الدین کی پریس کانفرنس

حیدرآباد۔ 18 / فروری۔ امریکہ میں مقیم ممتاز ماہر نفسیات وسابق صدر امریکن فیڈریشن آف انڈین مسلمس ڈاکٹر محمد قطب الدین نے مسلم سماج کو انسانی فلاح و بہبود کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق عالمی سطح پر پیام انسانیت کو عام کرنے کی تلقین کی۔ ڈاکٹر محمد قطب الدین 18 / فروری کو میڈیا پلس آڈیٹوریم میں ایک پریس کانفرنس سے مخاطب تھے۔ ان کی صاحبزادی پروفیسر ثناء قطب الدین موجودہ صدر AFMI و بانی مسلم ویمن کریٹ آف امریکہ کے علاوہ ڈاکٹر شہاب الدین بانی صدر حیات ریلیف صدر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک میڈیسن آرٹ اینڈ کلچر بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر قطب الدین جو تاریخ کے عظیم باکسر محمد علی کلے کے میڈیکل اڈوائزر رہے ہیں اور ترکی کے صدر طیب رجب اردغان کے حلقہ احباب میں شامل ہیں۔ ترکی کے زلزلے اور اس کی تباہ کاریوں پر اظہار غم کرتے ہوئے جہاں اس قسم کے آفات سماوی سے درس عبرت لینے کی ضرورت پر زور دیا وہیں انسانیت نوازی کا مظاہرہ کرنے کی بھی تلقین کی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہ آیا ترکی کا زلزلہ قدرتی تھا یا کسی ملک کی سازش کا نتیجہ کہا کہ وہ ایسی کسی بات کا کیا جواب دے سکتے ہیں جس کی نہ تو تصدیق ہوئی نہ اس بارے میں کوئی ثبوت ملا۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے وہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی سانحہ پیش نہیں آسکتا۔ ڈاکٹر قطب الدین نے مسلم نوجوانوں کو احساس کمتری کے خول سے باہر نکلنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ وہ پہلے اپنے ذہن سے اقلیت کا لفظ مٹادیں۔ اللہ رب العزت نے سب سے عظیم نعمت حواس خمسہ عطا کئے۔ دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت، اچھے بُرے کی تمیز سے نوازا ہے اس کا صحیح استعمال کریں۔ وہ اپنی ذات میں ایک کائنات ہوسکتا ہے۔ جس نے اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالاتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کا مثبت اور تعمیری سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا دنیا تعصب کی عینک نکال کر اُسے عزت اور احترام سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے محمد علی کلے کی مثال دی، ساری دنیا اُسے عظیم مانتی تھی۔ مگر وہ خود کو سب سے حقیر انسان کہتا تھا۔ اس کی انکساری اور سادگی نے اس کے مقام کو بلند کیا۔ تکبر، انا، ابلیسی روش ہے جو تباہی کے دہانے تک پہنچادیتی ہے۔ پروفیسر ثناء قطب الدین جنہوں نے مغربی ممالک میں اسلاموفوبیا کے خلاف ذہن سازی اور رائے عامہ ہموار کرنے میں اہم رول ادا کیا' نفرت اور تعصب کی دیواروں کو گرانے کے لئے اپنی این جی او کے ذریعہ غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ مسلم خواتین سے اپیل کی کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں۔ اسلام نے خواتین کے مقام کو بلند رکھا ہے۔ مغربی تہذیب سے خواتین رسوا ہوتی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر مسرت اور طمانیت کا اظہار کیا کہ مغربی دنیا میں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کے رجحان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سید خالد شہباز نے تعارف کراویا۔

حیدرآباد میں موسم کا عجیب حال

حیدرآباد 18 فروری (عصر حاضر) شہر حیدرآباد میں گزشتہ چند دنوں سے عجیب وغریب موسمی حالات دیکھے جارہے ہیں۔ دن کے اوقات میں گرمی اور رات میں سردی محسوس ہورہی ہے۔ دن اور رات کے اعظم ترین درجہ حرارت میں شہر کے کئی علاقوں میں فرق دیکھا جارہا ہے۔ بی ایچ ای ایل، رامچندرا پورم میں دن میں اعظم ترین درجہ حرارت 31.5 ڈگری سلسیس درج کیا گیا جبکہ اقل ترین درجہ حرارت 11.6 ڈگری سلسیس درج کیا گیا جو معمول سے کافی کم ہے۔ اسی دوران شہر کے کئی علاقوں میں سردی کی لہر میں بھی اچانک ایک مرتبہ پھر اضافہ ہوگیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ تلنگانہ میں موسم میں بتدریج تبدیلی ہوتی جارہی ہے۔ شمالی تلنگانہ میں ایک ہفتہ سے رات کا درجہ حرارت معمول سے کم درج کیا جارہا ہے۔ اس مہینے تک صورتحال تقریباً ایسی ہی رہے گی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق دن کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بعض علاقوں میں درجہ حرارت 40 ڈگری سے زیادہ ہے۔ حیدرآباد میں یہ 40 ڈگری ہے۔

حیدرآباد میں پھلوں کی خریداری عروج پر

حیدرآباد 18 فروری (عصر حاضر) مہاشیوراتری کے موقع پر دونوں شہروں حیدرآباد و سکندرآباد کے بازاروں میں

پھلوں کی خریداری کے لئے عوام کا ہجوم دیکھا جارہا ہے۔ شہر کے مضافات میں واقع باٹا سنگارم فروٹ مارکٹ کسانوں، کمیشن ایجنٹوں اور صارفین سے بھری ہوئی تھی۔ تہوار کے موقع پر بڑے پیمانے پر پھل فروخت ہورہے ہیں کیونکہ شیوراتری میں کئی افراد اور چھوٹے تاجر خصوصی پوجا کے لیے پھل خریدتے ہیں۔ کئی افراد نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پھلوں کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں وہ پھلوں کی خریداری کیلئے زیادہ رقم دینے پر مجبور ہیں۔

مکان میں پولیس کا چھاپہ۔ 95 جلیٹن اسٹکس اور 10 ڈیٹونیٹر ضبط

نظام آباد: 18 فروری (ایجنسیز) پولیس نے تلنگانہ کے نظام آباد شہر کی نیو ہاؤسنگ بورڈ کالونی میں ایک مکان میں چھپائے

گئے 95 جلیٹن اسٹکس اور 10 ڈیٹونیٹر ضبط کئے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں بی سگنا نامی خاتون کو گرفتار کرکے ریمانڈ کردیا۔ خاتون نے پولیس سے کہا کہ کالیڈا علاقہ کے پرساد گوڑ نے اسے جلیٹن اسٹکس اور ڈیٹونیٹرس دیئے تھے۔ اس نے انکشاف کیا کہ پرساد گوڑ نے ان اشیا کو اس کے مکان میں رکھا تاکہ ضرورت پڑنے پر اسے استعمال کیا جاسکے۔ پرساد گوڑ اور سگنا آرمور کے ایم ایل اے جیون ریڈی کے قتل کی سازش کے ملزم ہیں۔ گذشتہ سال پرساد گوڑ کے سیکورٹی اہلکاروں نے حیدرآباد میں ایم ایل اے کے گھر میں بندوق کے ساتھ داخل ہونے کے بعد پرساد گوڑ کو پکڑ لیا تھا۔

خاتون کے گلے سے طلائی چین چھیننے کی کوشش کرنے والے شخص کی پٹائی

حیدرآباد 18 فروری (ذرائع) خاتون کے گلے سے طلائی چین چھیننے کی کوشش کرنے والے شخص کو پکڑ کر اس کی پٹائی کردی گئی۔ یہ واقعہ شہر حیدرآباد کے کوکٹ پلی پولیس اسٹیشن کے حدود میں پیش آیا۔ پولیس اور مقامی افراد کے مطابق بالا کرشن نگر میں ایک خاتون سبزی خریدنے کے بعد سڑک پر جارہی تھی۔ اسی دوران ایک شخص بائیک پر آیا اور ادر اس سے سینک پوری علاقہ کا راستہ پوچھنے کے دوران اس نے اپنی جیب سے کالی مرچ نکال کر خاتون کی آنکھوں میں چھڑک دیا اور خاتون کے گلے سے طلائی چین چھیننے کی کوشش کی۔ اسی وقت متاثرہ کا شوہر ٹوو ہیلر پر وہاں پہنچا جس نے مقامی افراد کی مدد سے اس شخص کو پکڑ کر اس کی پٹائی کردی۔ ملزم کی شناخت سنتوش کے طور پر کی گئی ہے۔ اس کو بعد ازاں پولیس کے حوالے کردیا گیا۔

سڑک حادثہ میں بی آر ایس لیڈر ہلاک

پداپلی: 18 فروری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے پداپلی ضلع میں پیش آئے سڑک حادثہ میں ریاست کی حکمران جماعت بی آر ایس کے لیڈر بی تروپتی ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ ضلع کے بسنت نگر کے قریب اُس وقت پیش آیا جب تروپتی نے کار کا توازن کھودیا اور یہ کار کلورٹ سے ٹکرا گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ تروپتی موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جبکہ کار میں سوار مزید دو افراد شدید زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس وہاں پہنچی جس نے تروپتی کی لاش کو پوسٹ مارٹم اور زخمیوں کو علاج کے لئے اسپتال منتقل کردیا۔ اس حادثہ میں کار کو شدید نقصان پہنچا۔ پولیس نے اس خصوص میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

ہندوستانی نژاد نیل موہن یوٹیوب کے نئے سی ای او

نو سال تک یوٹیوب کی چیف ایگزیکٹو آفیسر رہنے والی سوزن ووجکی نے اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا تو ان کے بعد انڈین نژاد نیل موہن جمعرات کو اس ویڈیو پلیٹ فارم کے چیف ایگزیکٹو آفیسر بن گئے۔ 54 سالہ سوزین کا کہنا ہے کہ وہ اپنی فیملی، صحت اور ذاتی زندگی پر توجہ دینا چاہتی ہیں اور اسی وجہ سے وہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ نو سال قبل جب انھوں نے یوٹیوب میں کام کرنا شروع کیا تھا تو انھوں نے ایک بہترین لیڈرشپ ٹیم بنائی تھی، اور نیل موہن اس ٹیم کا حصہ تھے۔ نیل موہن، جنھوں نے سوزن کی جگہ لی، سٹینفورڈ سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور وہ پہلے گوگل میں چیف پروڈکٹ آفیسر کے طور پر بھی کام کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے وہ مائیکروسافٹ میں بھی کام کر چکے ہیں اور بائیوٹیکنالوجی کے شعبے میں کام کرنے والی کمپنی 23 اینڈمی کے بورڈ میں بھی رہ چکے ہیں۔ سوزن ووجکی نے کیا کہا؟ سوزن ووجکی نے جمعرات کو ایک بلاگ پوسٹ میں اپنے استعفیٰ کے بارے میں آگاہ کیا اور لکھا کہ 'یہ وقت ان کے لیے بہترین ہے کیونکہ اس وقت یوٹیوب کو سنبھالنے کے لیے ایک بہترین قیادت موجود ہے۔' اپنے بلاگ میں، انھوں نے لکھا کہ 'میں اس کے بانی لیری پیج اور سرگئی برن کے ساتھ اس وقت سے وابستہ ہوں جب گوگل 25 سال قبل ایک گیراج میں بنایا گیا تھا۔ اس کے بعد میں نے گوگل کے لیے کام کرنے کا فیصلہ کیا۔' انھوں نے اسے اپنی زندگی کا 'بہترین فیصلہ' قرار دیا۔ سوزن نے مینلو پارک، کیلیفورنیا میں اپنے والد کے گھر کا گیراج لیری پیج اور سرگئی برن کو 1700 ڈالر ماہانہ کرائے پر دیا تھا۔ اس گیراج میں گوگل سرچ انجن بنایا گیا تھا۔ ایک سال بعد انھوں نے گوگل میں کام کرنا شروع کیا اور وہ گوگل کی 16 نمبر ملازم تھی۔ سوزن نے خود لکھا ہے کہ 'اس وقت بہت کم لوگ گوگل استعمال کرتے تھے اور اس کی کوئی آمدنی نہیں تھی۔' سوزن نے DoubleClick کے حصول سے لے کر AdSense کی تخلیق تک وہاں بطور مارکیٹنگ مینیجر کلیدی کردار ادا کیا۔ 2006 میں جب گوگل نے یوٹیوب کو 65.1 بلین ڈالر میں خریدا، اس کے بعد 2014 میں سوزن اس کی چیف ایگزیکٹو آفیسر بن گئیں۔ استعفیٰ کے حوالے سے انھوں نے لکھا کہ 'میں نے نیل موہن کے ساتھ تقریباً 15 سال کام کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ یوٹیوب کے لیے بہترین لیڈر ثابت ہوں گے۔' یوٹیوب جو کام شارٹس، سٹریمنگ، سبسکرپشنز پر کر رہا ہے، اس سے لے کر مصنوعی ذہانت تک، آگے مزید چیلنجز ہوں گے، اور نیل اس دوران یوٹیوب کی قیادت کرنے کے لیے بہترین شخص ہوں گے۔' انھوں نے لکھا کہ وہ نیل موہن کو نیا کردار ادا کرنے میں مدد دیں گی اور فی الحال کچھ ٹیموں کے ساتھ کام کرنا جاری رکھیں گی۔ امریکہ میں رہنے والے انڈین نژاد نیل موہن کی پیدائش کہاں ہوئی اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔ انھوں نے 1996 میں سٹینفورڈ یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی جس کے بعد 2005 میں ایم بی اے کیا۔ اس کے بعد، سب سے پہلے 1996 میں، انھوں نے ٹیکنالوجی کمپنی ایکسینچا میں سینئر تجزیہ کار کے طور پر کام کیا۔ اس کے بعد انھوں نے کچھ عرصہ مائیکروسافٹ اور پھر ڈبل کلک میں پانچ سال کام کیا۔ جب نیل موہن نے 2008 میں گوگل جوائن کیا تو گوگل ڈبل کلک کو حاصل کر رہا تھا۔ اس کے بعد وہ گوگل میں ڈِسپلے اور ویڈیو اشتہارات کے سینئر نائب صدر بن گئے۔ 2015 سے، وہ یوٹیوب کے چیف پروڈکٹ آفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ نیل موہن بائیوٹیک کمپنی 23 اینڈمی اور کپڑوں کی کمپنی سٹیچ فکس کے بورڈ میں بھی شامل ہیں۔ 23AndMe ایک کمپنی ہے جس کی بنیاد 2006 میں سوزن کی بہن این نے رکھی تھی۔ این گوگل کے بانی سرگئی برن کی سابقہ اہلیہ ہیں۔ دوسری جانب سٹیچ فکس کترینہ لیک کی کمپنی ہے، جسے انھوں نے سال 2011 میں بنایا تھا۔ یوٹیوب نے 2021 میں مختصر ویڈیوز کا فارمیٹ 'شارٹس' لانچ کیا جب نیل موہن یوٹیوب کے چیف پروڈکٹ آفیسر تھے۔ یہ ٹک ٹاک کا حریف تھا۔ اس بارے میں انھوں نے دی ورج کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ انھیں اس کی ترغیب یوٹیوب پر پوسٹ کی گئی پہلی 'می ایٹ دی زو' سے ملی جو کہ صرف 18 سیکنڈ کی ویڈیو تھی۔ یہ ویڈیو سان ڈیاگو کے چڑیا گھر کے بارے میں تھی۔ انھوں نے کہا کہ 'اس دور اور آج کے موبائل فونز کے دور میں بڑا فرق ہے، جہاں آپ کے ہاتھ میں زبردست کیمرے اور ایڈیٹنگ کی طاقت ہے۔ 15 سال پہلے بنائی گئی ایک ویڈیو، اگر آج بنائی جائے تو اس میں بہت کچھ ہوتا۔ ایک موبائل فون پر تھا اور اسے افقی بنانے کے بجائے، آپ اسے عمودی طور پر بناتے۔ میں اور میری ٹیم نے شارٹس کے ساتھ ایسا ہی کرنے کی کوشش کی۔'

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

تعریف کا جادو

۔۔۔انس مسرور انصاری

جادو اور جادوگروں کی کہانیاں آپ نے بہت پڑھی اور سنی ہوں گی اور آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ اُن کے جادو خطا بھی کر جاتے ہیں لیکن ایک جادو ایسا بھی ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ ہمیشہ اپنے ہدف پر جا کر بیٹھتا ہے۔ اچھے خاصے لوگ بھی اس کا شکار ہو کر رہتے ہیں۔ یہ تعریف کا جادو ہے۔ آپ کا دوست ہو یا دشمن، یہ جادو سب پر یکساں چلتا ہے بلکہ دوڑتا ہے۔ ہمارے سیاسی لیڈران اس جادو میں بڑی مہارت رکھتے ہیں اور اسی کی بدولت بڑی بڑی کرسیاں حاصل کر لیتے ہیں۔ جس کو یہ جادو نہیں آتا وہ کبھی منتری نہیں بن پاتا۔ اس جادو کی ایک ذات برادری کا نام چاپلوسی بھی ہے۔ یہ جادو بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ ایک سیاسی جلسہ میں جب شہر کے ایک لیڈر تقریر کرنے کے لیے مائک پر آئے تو ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی مائک والے نے اپنا مائک بند کر دیا۔ نیتاجی بہت ناراض ہوئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا ''میں اس نیتا کو اپنے مائک میں نہیں بولنے دوں گا۔ یہ سالا اپنے بڑے لیڈروں کو اتنا مسکا مارتا ہے کہ چکناہٹ سے میرا مائک خراب ہو جاتا۔''

تعریف کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ ہر انسان اس کے اثر میں بڑی آسانی سے آجاتا ہے، بلکہ جانور تک اس جادو سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ یہ ایسا زود اثر ہے کہ ہر کسی کو دل وجان سے عزیز ہے۔ مگر اس جادو کو چلانے میں اعتدال بھی بہت ضروری ہے۔ زیادہ چلانے پر یہ ری ایکشن بھی کر جاتا ہے۔ لوگ برامان جاتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ یہ جادو لیمیٹڈ ہوتا ہے۔ زیادہ چلانے پر جوتے بھی کھانے پڑ سکتے ہیں۔ اس لیے احتیاط بہت ضروری ہے۔ سچ کہتے ہیں کہ وہ کام سب سے اچھا ہوتا ہے جس میں اعتدال ہو۔ اس جادو کے بڑے کرشمے ہیں۔ کچھ کرشمے آپ بھی دیکھئے۔

مشہور مصّورہ فرنکائیز جیلٹ دنیا کے عظیم مصور پیلو پکاسو کی بیوی تھی۔ وہ دس سال تک ساتھ رہے۔ ان کے دو بیٹے بھی ہوئے۔ پالوما اور کلاڈ۔ جب کبھی جیلٹ کو فرصت ملتی، وہ اپنا برش سنبھالتی، اسٹوڈیو کے دروازے بند کرتی اور تصویر کشی میں کھو جاتی۔ بچے بڑی تنہائی محسوس کرتے۔ ماں باپ دونوں آرٹسٹ۔ دونوں اپنی اپنی دنیا میں کھوئے ہوئے۔ پالوما اور کلاڈ کو بڑی بوریت ہوتی۔ ایک دن

جیلٹ اسٹوڈیو کا دروازہ بند کیے ایک خوبصورت سی تصویر بنا رہی تھی کہ ڈرتے ڈرتے کلاڈ اسٹوڈیو کے دروازہ پر آیا اور ہلکے سے دستک دی۔ جیلٹ نے پوچھا ۔''ہاں، کون ہے۔؟'' پھر کام میں مشغول ہو گئی۔ کلاڈ نے کہا۔

''ممی! مجھے تم سے بہت پیار ہے۔'' لیکن جیلٹ نے برش ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ بولی'' پیارے کلاڈ! میں بھی تم کو دل وجان سے چاہتی ہوں۔'' چند منٹ انتظار کے بعد کلاڈ نے کہا: ''ممی! مجھے تمھاری تصویریں بہت پسند ہیں۔'' جیلٹ نے اندر ہی سے کہا: ''پیارے کلاڈ! شکریہ! تم ایک ننھے فرشتے ہو،،، پھر ایک منٹ بعد کلاڈ نے کہا۔

''ممی! تمھاری تصویروں میں تو جادو ہے۔ سچ پوچھو تو تمھاری تصویریں پاپا کی تصویروں سے بھی اچھی ہیں۔،،

کلاڈ کے منہ سے یہ سنتے ہی جیلٹ نے برش رکھ دیا۔ وہ بے تابی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازہ کھول کر کلاڈ کو اندر کھینچ لیا۔ گود میں اُٹھا کر اسے دیر تک پیار کرتی رہی۔

آپ نے دیکھا۔ تعریف کا جادو اس طرح سر چڑھ کر بولتا ہے۔ ہمارے میر دانشمند جو ہر علم وفن کے احاطہ میں موجود پائے جاتے ہیں، غالبیات میں بھی اپنا ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ فی زمانہ اردو زبان کا ہر شاعر، ادیب، صحافی ممتاز مقام رکھتا ہے۔ یہ مقام بہت عام ہو گیا ہے۔ ہمارے میر دانشمند کو بھی یہ امتیازی مقام ومرتبہ حاصل ہے۔ غالب کے بہت سارے واقعات انھیں ازبر ہیں جنھیں وہ موقع بے موقع، وقت بے وقت سناتے رہتے ہیں۔ ایک دن ہماری معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ۔چچا غالب بڑے زندہ دل، آوارہ گرد اور بڑے ستم ظریف تھے۔ ان کی عادت تھی کہ دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑانے کے بعد دیر رات گئے گھر واپس لوٹتے تھے۔ ان کی بیگم ان سے عاجز تھیں (اکثر شاعروں کی بیگمات ان سے عاجز نظر آتی ہیں) زیادہ تر وہ دوستوں کے ساتھ رات کا کھانا کھا کر لوٹتے تھے۔ اس لیے ان کی بیگم بھی ان کا انتظار کیے بغیر سو جاتی تھیں۔ لیکن ایک رات ایسا ہوا کہ وہ شدت کے ساتھ غالب کے انتظار میں جاگ رہی تھیں۔ کافی رات گئے وہ گھر لوٹے۔ چپکے سے دروازہ کی سٹکنی کھولی اور اس خیال سے کہ کہیں پیروں کی آہٹ سے بیگم جاگ نہ جائیں، اپنے جوتے اُتار کر بغل میں دبا لیے اور نہایت خاموشی کے ساتھ مکان میں داخل ہوئے۔ خدشہ تھا کہ بیگم جاگ نہ رہی ہوں۔ پنجوں کے بل کسی آہٹ کے بغیر اپنے کمرہ کی طرف بڑھے کہ اچانک چراغ کی مدّھم روشنی میں بیگم کی آواز کا بم پھٹا۔ ''رات کے دو پہر گزر چکے، اب تشریف لائی جا رہی ہے اور وہ بھی اس حال میں کہ بغل میں جوتیاں دبی ہوئی ہیں۔ گویا اپنے ہی گھر میں چوری کا ارادہ رکھتے ہوں۔''

بیگم کی پہلی ہی آواز پر غالب یوں اُچھلے کہ جوتیاں گر کر زمین بوس ہو گئیں۔ خجالت اور شرمندگی سے بیگم سے آنکھیں نہ ملا سکے۔ چونکہ برجستہ گو تھے اس لیے برمحل جواب دیا۔ ''کیا کہیں بیگم! آپ نے نمازیں پڑھ پڑھ کر سارے گھر کو تو مسجد بنا ڈالا ہے۔ اب جوتیاں پہن کر مسجد میں کیسے داخل ہوں۔ اس لیے تعظیماً ہم نے جوتیاں بغل میں دبا لیں۔''

چارپائی پر اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بیگم نے کہا۔ ''ایک تو آپ نے میری زندگی کیا کم اجیرن کر رکھی ہے۔ دوسرے آپ کے شاعر و متشاعر دوستوں اور حریفوں نے مجھے الگ ملامت کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ اب تو میرے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو چکا۔ جب سے آپ کے گھر میں آئی ہوں، سکون کا سانس لینا نصیب نہ ہوا۔'' (گلوگیر آواز)

''آخر ہوا کیا۔؟ ایسی کیا اُفتاد آن پڑی کہ آپ اپنی جان کی دشمن ہوئی جا رہی ہیں۔ ہمیں بھی تو کچھ پتا چلے۔'' غالب نے بڑی دل جوئی سے پوچھا۔

''آپ کی بلا سے ہمیں کوئی کچھ کہتا پھرے۔'' بیگم نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اللہ دشمن کو بھی شاعر کی بیوی نہ بنائے۔ اب آرام کیجئے اور صبح نہار منھ ذرا مکان کی باہری دیوار کا دیدار کر لیجئے گا۔ آپ کے ملاحظہ کے لیے کسی نے دیوار پر کوئلہ سے کچھ لکھ چھوڑا ہے۔''

اُدھر بیگم نے منہ پھیر کر دوسری طرف کروٹ بدلی اور ادھر غالب کچھ متفکر اور کچھ شرمندہ شرمندہ سے اپنی خواب گاہ میں چلے گئے۔ دوستوں کی صحبت میں جو چند جام لنڈھائے تھے ان کا نشہ ہرن ہو چکا تھا۔ صبح اُٹھے تو سب سے پہلے مکان کے باہر کی دیوار کا معائنہ کیا۔ ان کی بیگم دراز قد اور سانولے رنگ کی تھیں۔ اسی مناسبت سے کسی منچلے شاعر نے کوئلہ سے دیوار پر ایک مصرعہ لکھ دیا تھا۔۔

''طولِ شبِ دیجور سے دو ہاتھ بڑی ہے''

غالب سارا ماجرا سمجھ گئے۔ دیوار کے آس پاس دیکھا تو کوئلہ کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اُسے اُٹھا کر مصرعہ کے نیچے ایک برجستہ مصرعہ لکھ دیا۔

''وہ زلفِ سیہ جو ترے کاندھے پہ پڑی ہے''

پھر وہ اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑ کر دروازہ پر لائے اور کہا۔ ''دیکھتی ہو بیگم! کسی نے کیا ہی عمدہ شعر لکھا ہے۔ آپ تو خوامخواہ ناراض ہوئی جا رہی ہیں۔'' بیگم نے شعر پڑھا۔

طولِ شب دیجور سے دو ہاتھ بڑی ہے
وہ زلفِ سیہ جو ترے کاندھے پہ پڑی ہے

غالب کی بیگم شرمائیں،، لجائیں اور مکان کے اندر چلی گئیں۔ سمجھ گئیں کہ دوسرا مصرعہ خود غالب نے لکھا ہے۔ آپ نے دیکھا۔؟ تعریف کا جادو کیسا چلا۔ آپ بھی اس جادو کو سیکھیں اور اپنی بیگم پر چلائیں اور دیکھیں کہ پھر کیا ہوتا ہے۔ ناراض دوست ہوں یا ناراض بیوی، کسی کو بھی منانا ہو تو یہ تیر بہدف نسخہ ضرور آزمائیں۔ کوئی موجود نہ ہو تو خود پر ہی آزمائیں۔ جیسا کہ ہمارے شعراء خود پر آزمانے ہیں۔

تعریف سے بڑا کوئی جادو نہیں۔

جماعت ثانیہ کے منفی نقوش

مولانا محمد فہیم الدین بجنوری

آج جمعہ کی نماز نہایت وسیع وعریض مسجد میں ادا کی، قبل از وقت حاضر ہو گیا تھا؛ اس لیے اردو بیان تسبیح کی مدد سے سنا، ابتدا میں مسجد حسب معمول خالی تھی کہ حسن میں شوخی ندارد ہے اور عشق سرد مہری کا شکار ہے، یوں خطیبوں کا شکوہ نصف ہی معتبر ہے۔

لیکن وقتِ اختتام بھی مسجد کے گوشوں کی وسعت تنگ نائی میں تبدیل نہیں ہوئی تو تجسس شروع ہوا، کیا ماجرا ہے! اقامت ہونے کو ہے اور مسجد بدستور خالی ہے! میں علاقے سے واقف ہوں، اپنی آبادی کے لحاظ سے وہاں عید کا سماں متوقع تھا؛ لیکن برعکس طور پر صفوں میں کروفر تھا، نہ جائے وضو پر ہمہمی، ہر سو سکوت، خاموشی اور سکون طاری تھا۔

استعجاب کا یہ سلسلہ اس اعلان کی بازگشت پر منتہی ہوا کہ جمعہ کی دوسری جماعت دو بجے ہوگی، اب نقشہ قابل فہم ہو گیا'' دلہن جمعہ'' کی تابانی بے موقع سوتن کی نذر ہوئی تھی، جمعہ کی خاص مصلحت یعنی قومی شان وشوکت اور ملی ہیبت و دبدبہ منظر نامے سے غائب تھا۔

فقہ یعنی باریک بینی اور دور رسی، داتا کے خزانے کا کبریت احمر ہے، جس کی نوازش میں اس نے انتخاب سے کام لیا ہے اور ائمہء ہدایت میں اس کا وافر حصہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو نصیب ہوا، سبحان اللہ کہ جماعت ثانیہ کو مکروہ قرار دے کر تحفظ شعائر کی خوب مثال قائم کی اور دین کے اصل الاصول کو بازیچہ بننے سے بچا لیا۔

ملک بھر میں ناموں کی تبدیلی کا ممبئی میں بھی اثر، مسلم اکثریتی علاقوں میں شاہراہوں اور باغات کا نام تبدیل

اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہی ناموں کی تبدیلی میں پیش پیش، شہریوں میں بے چینی اور ناراضگی

ممبئی، 18 فروری (ایجنسیز) ملک میں اتر پردیش، مدھیہ پردیش، دہلی، گجرات سے لیکر جنوبی ہند میں کرناٹک میں جس انداز میں پرانے اور خصوصاً مسلم ناموں سے منسوب شہروں، مقامات، اسٹیشنوں اور شاہراہوں کے ناموں کو تبدیل کیا جارہا ہے، اس سرگرمی سے عروس البلاد ممبئی بھی نہیں بچا ہے، شمال مغربی ممبئی کے ملاڈ کالونی کے مسلم علاقہ میں شہید میسور ٹیپو سلطان کے نام سے منسوب کیے گئے ایک باغ سے اُن کا نام ریاستی وزیر کے حکم پر ہٹادیا گیا۔لیکن اس تعلق سے قلیتی فرقے کی ناراضگی اور شکایت کے درمیان خود جنوبی ممبئی کے مسلم اکثریتی علاقہ ناگپاڑہ میں ایک مجاہد آزادی، سابق کارپوریٹر اور ماہر تعلیم کے نام سے منسوب شاہراہ کو حال میں خود اقلیتی فرقے کے سیاسی لوگوں نے ایک دوسرے سابق مسلم ایم ایل اے اور سابق گورنر سے منسوب کردیا ہے۔یعنی اس سڑک پر دو مسلمان شخصیات کے نام کی تختیاں نصب نظر آتی ہیں اور میونسپل کارپوریشن کے افسران ریت میں منہ دے کر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ذرائع کے مطابق اس بات کا انکشاف ہونے پر مختلف سیاسی پارٹیوں کے کارپوریٹرز اور لیڈران ایک دوسرے کو موردالزام ٹھہراتے ہوئے پلڑا جھاڑ رہے ہیں۔دراصل مسلم اکثریتی علاقے جے جے اسپتال سے ناگپاڑہ جنکشن حسرت موہانی چوک جانے والی شاہراہ چھ دہائی سے مرحوم عبدالرحیم ڈمٹمکر کے نام سے منسوب تھی۔عبدالرحیم ڈمٹمکر مشہور تعلیمی ادارے انجمن اسلام کی مجلس عاملہ کے رکن ہونے کے ساتھ ساتھ اعلی عہدیدار بھی تھے، انہوں نے ۱۹۳۱ء میں بمبئی میونسپل کارپوریشن انتخاب میں کامیابی حاصل کی اور تقریباً پانچ سال تک کارپوریٹر بھی رہے۔مشہور سوشل ورکر اور بمبئی امن کمیٹی کے سابق عہدیدار اور مرحوم مولانا ضیاء الدین بخاری کے قریبی عزیز مکی نے کہا کہ ناگپاڑہ اور مدنپورہ میں ان کی متعدد عمارتیں بھی تھیں جن میں میمنی بلڈنگ کمپلیکس عبدالرحیم ڈمٹمکر کی ملکیت تھی اور بعد میں میمن کمیونٹی کی ملکیت بن گئی۔ممبئی یونیورسٹی شعبہ اُردو کے صدر ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے ممبئی کی مسلم کوکنی شخصیات کے بارے میں لکھے مضامین میں عبدالرحیم ڈمٹمکر کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے اور انہوں نے بتایا کہ عبدالرحیم ڈمٹمکر کی ۱۹۳۲ء کارپوریشن میں تجویز پر ہی جنوبی ممبئی میں مسلم علاقے میں واقع سرسڈنہم نامی شاہراہ کا نام کرافورڈ مارکیٹ سے جے جے جنکشن تک کو محمد علی جوہر کے نام سے منسوب کیا گیا تھا اور آزادی کے بعد کرافورڈ مارکیٹ سے فاؤنٹن کی شاہراہ معروف مجاہد آزادی دادا بھائی نوروجی کے نام سے منسوب کی گئی۔دراصل مولانا محمد علی جوہر ۱۹۳۱ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئے اور وہاں انہوں نے ایک جذباتی تقریر میں کہا کہ" وہ یہاں سے آزادی کا پروانہ لے کر جائیں گے یا مرنا پسند کریں اور برطانوی حکومت انہیں دفن کے لیے یہیں دو گز زمین فراہم کردے۔" اتفاق سے مولانا جوہر نے وہیں داعی اجل کو لبیک کہا،لیکن تدفین فلسطین بیت المقدس کے احاطہ میں ہوئی جو کہ برطانوی سامراج کے زیرحکومت تھا۔اس کے حوالے سے معززین نے عبدالرحیم ڈمٹمکر نے کارپوریشن میں تجویز پیش کی اور جسے منظور کرلیا گیا۔لیکن۔ان ہی ڈمٹمکر کے نام کی سڑک سے اُن کا نام مٹادیا گیا ہے۔ناگپاڑہ میں ڈمٹمکر روڈ کا جنوبی حصہ کانگریس کے جاوید جنیجا اور شمالی حصہ کے کارپوریٹر رئیس شیخ ہیں۔کچھ عرصہ قبل عبدالرحیم ڈمٹمکر کے نام کی سڑک کو جھارکھنڈ کے سابق گورنر سے منسوب کیا گیا ہے۔مرحوم سید احمد ناگپاڑہ حلقہ سے متعدد مرتبہ اسمبلی انتخابات جیتتے تھے اور مہاراشٹر کی ریاستی کابینہ میں وزیر بھی رہے، اتنے قابل اور باصلاحیت رہنماء کے لیے نئی شاہراہ تلاش کرنے کے بجائے، ان لیڈروں نے سات سال قبل انتقال کرگئے جناب سید احمد کا نام دے دیا ہے۔مقامی سماج وادی پارٹی کارپوریٹر اور بھیونڈی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ کانگرس کارپوریٹر جاوید جنیجا نے شاہراہ کے نام کی تبدیلی کی تجویز ورکس کمیٹی کو پیش کی تھی۔جہاں سے اسے منظوری مل گئی حالانکہ ورکس کمیٹی کسی بھی شاہراہ کا نام رکھنے سے پہلے اس شخصیت ہی نہیں بلکہ سڑک کے پُرانے نام کی تصدیق کرتی ہے اور پھر اسے منظوری دیتی ہے۔جاوید جنیجا نے اس کی تردید کی اور ان کا کہنا ہے کہ اس سڑک کو سید احمد کے نام سے منسوب کرنے کی تجویز ایک اور سابق کارپوریٹر جام ستاکر (شیوسینا) نے پیش کی تھی.واضح رہے مذکورہ شاہراہ کے ڈاکٹر سید احمد کے نام سے منسوب کیے جانے والی تقریب میں سابق ایم پی ملند دیورا، ایم ایل اے امین پٹیل، جاوید جنیجا اور مقامی معززین اور شہری بھی شریک ہوئے تھے۔

تمل ناڈو کے آشرم میں لوگوں پر تشدد، جنسی زیادتی کی تحقیقات کا حکم

چنئی، 18 فروری (ایجنسیز) تمل ناڈو کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) سی سلیندر بابو نے کرائم برانچ کو ہدایت دی ہے کہ وہ ولوپورم ضلع کے کنڈلاپولیور گاؤں میں امبو جوتھی آشرم میں قیدیوں کے ساتھ مبینہ تشدد اور جنسی استحصال کی تحقیقات کرے۔ محکمہ تفتیش (سی بی۔سی آئی ڈی) کو آج یہ ہدایت دی گئی۔مسٹر بابو نے تحقیقات کو ضلعی پولیس سے ریاستی پولیس کی سی بی۔سی آئی ڈی شاخ کو منتقل کرنے کا حکم جاری کیا۔جب ضلع پولیس نے اس ماہ کے شروع میں لاپتہ ہونے کی شکایت پر پوچھ گچھ کے لیے آشرم کا دورہ کیا تو کئی بے سہارا اور ذہنی طور پر بیمار افراد پائے گئے۔وہیں آشرم انتظامیہ کی طرف سے زنجیروں میں جکڑ کر عصمت دری کا واقعہ سامنے آیا۔آشرم سے 100 سے زائد زیرِ عمالیوں کو بازیاب کرایا گیا، جو 2005 سے وہاں مقیم تھے۔انہوں نے کہا کہ یہ آشرم نالہ سمیار چیریٹیبل ٹرسٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے لیکن اس کے پاس دماغی امراض اور معذور افراد، بے سہارا خواتین، بھکاریوں اور شراب کے عادی افراد کو رہائش دینے کا مناسب لائسنس نہیں تھا۔پولس ان شکایات کی بھی جانچ کرے گی کہ آشرم کے بہت سے لوگ لاپتہ ہیں۔پولیس نے آشرم کے مالک زوبن بے بی (45)، اہلیہ ماریہ (43) اور ان کے چھ ساتھیوں کو عصمت دری اور حملہ کے الزام میں گرفتار کرلیا۔پولیس ممکنہ انسانی اسمگلنگ کے پیش نظر بھی تفتیش کررہی ہے۔دریں اثنا تمل ناڈو کے محکمہ جنگلات نے آشرم میں لوگوں کو ڈرانے اور حملہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے دو بندروں کو پکڑا اور زوبین کے خلاف وائلڈ لائف (تحفظ) ایکٹ، 1972 کے تحت مقدمہ درج کیا۔خواتین کے قومی کمیشن (این سی ڈبلیو) نے اس واقعہ کا ازخود نوٹس لیا اور الزامات کی تحقیقات اور رپورٹ پیش کرنے کے لیے ایک انکوائری ٹیم تشکیل دی۔

آچاریہ لوکیش منی کا اجلاس میں بدسلوکی کا الزام بے بنیاد

دہلی: 18/ جنوری (عصر حاضر نیوز) جمعیۃ علماء ہند کے 34 ویں اجلاس عام میں ہونے والا معاملہ ابھی مکمل طور پر ختم بھی نہیں ہوا

تھا کہ جین مذہب کے رہنما آچاریہ لوکیش منی کی جانب سے ایک نیا الزام لگایا گیا کہ جمعیت علماء ہند کے 34 ویں اجلاس عام کے دوران ان کے ساتھ بدسلوکی اور ان کا گریبان پکڑنے کی کوشش کی گئی۔دراصل جین مذہب کے رہنما آچاریہ لوکیش منی نے ایک ٹی وی مباحثہ میں لگائے گئے اس الزام سے متعلق نمائندہ ای ٹی وی بھارت سے بات کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند دہلی کے رکن مولانا عبدالسبحان قاسمی نے بتایا کہ جب اجلاس عام کے دوران یہ معاملہ ہوا تب وہ خود اسٹیج پر ہی موجود تھے اور ان کے مطابق ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔اگر ایسا کچھ بھی ہوتا تو پولیس وہاں موجود تھی جو اس پورے معاملے کو ریکارڈ کررہی تھی وہ اس پر کارروائی کرتی۔مولانا نے بتایا کہ جمعیت کی جانب ان کے ساتھ کوئی بدسلوکی کرنے کا تو کوئی خیال و وہم وگمان میں بھی نہیں ہے، بلکہ جمعیت نے ان کو عزت و احترام سے نوازا اور مہمان نوازی کے بھی تمام فرائض انجام دئے، بلکہ ہم ان سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوئے لیکن اب وہ جس طرح سے جمعیت علماء ہند اور وہاں موجود لوگوں پر جو الزامات لگارہے ہیں وہ غلط ہے۔کیونکہ جمعیت علماء ہند کی یہ روش بالکل بھی نہیں رہی کہ وہ کسی مہمان کو مدعو کرے اور پھر اس کے ساتھ بدسلوکی کرے۔مولانا عبدالسبحان کا کہنا تھا کہ اگر وہ جمعیت علماء ہند پر یہ الزام لگارہے ہیں تو ضرور ان کے پیچھے فرقہ پرست طاقتیں ہیں جو انہیں ورغلانے کی کوشش کررہی ہیں۔حالانکہ آچاریہ لوکیش منی کو جمعیت علماء ہند اکثر اپنی تقاریب میں مدعو کرتی آئی ہے لیکن ایسا پہلی بار ہوا ہے جب انہوں نے اعتراض کیا ہے۔

کھیل کی خبریں

بارڈر گواسکر ٹرافی: دوسرے ٹسٹ میچ کا دوسرا دن

اکشر پٹیل کی نصف سنچری ہندوستان 263 کے جواب میں 262 پر آل آؤٹ

دوسری اننگز میں آسٹریلیا کو مجموعی اعتبار سے 62 رنوں کی برتری، لیون کو پانچ وکٹ

نئی دہلی: بارڈر گواسکر ٹرافی کے تحت بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان جاری دوسرا ٹیسٹ میچ دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم

میں کھیلا جارہا۔ بتادیں کہ بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلے جارہے چار ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کے دوسرے ٹیسٹ میچ کا آج دوسرا دن ہے۔ پہلے دن کے کھیل ختم ہونے تک آسٹریلیا کی پوری ٹیم 263 رنز پر آل آوٹ ہوگئی، دوسرے ٹیسٹ میچ کا پہلا دن بھارتی ٹیم کے لیے کافی اچھا رہا، پہلے ہی دن بھارت نے آسٹریلیا کو 263 رنز پر آوٹ کردیا اور بغیر کسی نقصان کے 21 رنز بنالیے۔تاہم دوسرا دن اس کے برعکس رہا۔دوسرے دن کھیل کے شروعات میں ہی بھارتی ٹیم کو یکے بعد دیگرے دھچکے لگے اور بالآخر 262 رنز پر پوری ٹیم آوٹ ہوگئی۔وہیں دوسرے دن کا کھیل ختم ہونے تک آسٹریلوی ٹیم دوسری اننگز میں 1 وکٹ کے نقصان پر 61 رنز بنا چکی ہے۔اس کے ساتھ ہی مہمان ٹیم کی مجموعی برتری 62 رنز ہوگئی۔ٹریوس ہیڈ نے 39 رنز بنائے، جب کہ مارنس لبوشن 16 رنز بنا کر کھیل رہے ہیں۔دہلی ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں بھارتی ٹیم 262 رنز کے اسکور پر آل آؤٹ ہوگئی۔اکشر پٹیل کے 74 رنز اور آر اشون کے 37 رنز نے آسٹریلیا کے خلاف بھارت کی واپسی کی۔پہلی اننگز کی بنیاد پر مہمان ٹیم کو صرف 1 رن کی برتری حاصل ہے۔اکشر پٹیل اور آر اشون کی جوڑی نے بے مثال شراکت داری کرکے ٹیم انڈیا کو مشکل سے نکالا۔دونوں نے مل کر 8 ویں وکٹ کے لیے 100 رنز کی شراکت مکمل کی اور ٹیم کو 250 رنز تک لے گئے۔

انگلینڈ کی مزاحمت جاری، نیوزی لینڈ شکست کے دہانے پر

ماؤنٹ مونگانوئی، 18 فروری (ذرائع) انگلینڈ نے سٹورٹ براڈ (4/21) کی مہلک گیند بازی کی بدولت بلے بازوں کے شاندار مظاہرہ کے بعد ہفتہ کو گلابی گیند ٹیسٹ کے تیسرے دن میزبان نیوزی لینڈ کو شکست کے دہانے پر پہنچا دیا۔انگلینڈ نے نیوزی لینڈ کو جیت کے لیے 394 رنز کا بڑا ہدف دیا جس کے جواب میں میزبان ٹیم اسٹمپ تک پانچ وکٹوں پر 63 رنز بنا سکی۔ ڈیرل مچل (13) اور مائیکل بریسویل (25) کریز پر موجود ہیں اور نیوزی لینڈ ابھی بھی فتح سے 331 رنز دور ہے۔انگلینڈ نے دن کا آغاز 2/79 کے اسکور سے کیا اور مڈل آرڈر بلے بازوں نے نیل ویگنر (13 اوورز، 110 رنز، دو وکٹ) کو ان کی دھماکہ خیز بلے بازی کا شکار بنایا۔اولی پوپ 46 گیندوں پر پانچ چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 49 رنز بنا کر آوٹ ہوئے، حالانکہ جو روٹ، ہیری بروک اور بین فوکس نے اپنی ففٹی مکمل کی۔روٹ نے 62 گیندوں پر پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 57 رنز بنائے جبکہ بروک نے 41 گیندوں پر سات چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 54 رنز بنائے۔ بریسویل، جو ساتویں نمبر پر بیٹنگ کے لیے آئے تھے، نے 33 گیندوں پر 25 رنز کے دوران کچھ اچھے شاٹس کھیلے، حالانکہ ہدف ان کے لیے اکیلے حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔

مندھانا آر سی بی کی نئی کپتان

بنگلورو، 18 فروری (ذرائع) ہندوستان کی باصلاحیت اوپنر اسمرتی مندھانا کو ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) کے پہلے سیزن سے قبل رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) کی خواتین ٹیم کی کپتان مقرر کیا گیا ہے۔آر سی بی نے ہفتہ کو اس کی تصدیق کی۔فرنچائز نے مندھانا کو 13 فروری کو ہونے والی کھلاڑیوں کی نیلامی میں 3.4 کروڑ روپے میں ٹیم میں شامل کیا تھا۔نیلامی کے اختتام پر مندھانا ٹورنامنٹ کے مہنگے ترین کھلاڑی ثابت ہوئی جبکہ آر سی بی کے ڈائریکٹوریٹ آف کرکٹ نے ٹیم کی کپتانی سونپنے کا امکان ظاہر کیا۔آر سی بی کے چیئرمین پرتھمیش مشرا نے کہا کہ "اسمرتی ہمارے 'پلے بولڈ فلسفے اور کرکٹ کے منصوبوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ہم نے اسے قیادت کی ذمہ داری سونپی ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ آر سی بی کو نئی بلندیوں تک لے جائیں گی۔کپتان کا عہدہ سنبھالنے پر مندھانا نے کہا کہ"وراٹ (کوہلی) اور فاف (ڈو پلیسس) کو کپتانی کے بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھنا اچھا ہے۔مجھے یہ اہم ذمہ داری سونپنے کے لیے میں آر سی بی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی۔میں ڈبلیو پی ایل میں آر سی بی کو کامیاب بنانے کے لیے اپنا 100 فیصد دینے کا وعدہ کرتی ہوں۔"مندھانا گزشتہ ایک دہائی سے ہندوستانی ٹیم کا اہم حصہ رہی ہیں۔

عصرِ حاضر ای پیپر

افکارِ عالم

19 رفروری 2023ء بروزِ اتوار

شام کے تباہ کن زلزلے میں بچ جانے والا خاندان آتشزدگی کی زد میں آگیا

خاندان زلزلے کے بعد قونیہ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ مقیم تھا،لڑکی ''بیان'' نے والد،ماں اور پانچ بہن بھائیوں کو الوداع کیا

شامیوں کو ہرطرف سے سانحات نے گھیر رکھا ہے۔سالوں سے جاری جنگ کے دوران خوفناک زلزلہ نے تباہی مچادی۔اس تباہ کن زلزلے سے بچ جانے والا ایک خاندان آتشزدگی کی زد میں آ کر جاں بحق ہوگیا۔اب خاندان کی واحد بچ جانے والی لڑکی سامنے آئی ہے۔جس نے تنہا اپنے خاندان کے سات افراد کو الوداع کیا۔خاندان کے افراد کی تدفین کردی گئی۔13 سالہ لڑکی ''بیان'' کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر پھیل گئی جس میں وہ اپنے کنبے کے 7 افراد کی تدفین کے موقع پر موجود ہے۔جمعہ کو گھر میں آگ لگنے سے خاندان کے افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔''بیان'' نے ہفتہ کو اپنے والد، ماں اور ان کے پانچ بچوں کو الوداع کیا۔بچوں کی عمریں چار سے تیرہ سال کے درمیان تھیں۔ترک اخبار''میمللیکیٹ'' کی رپورٹ کے مطابق چھوٹی بچی اپنے پیاروں کی لاشوں کے ساتھ کھڑے ہونے سے قاصر نظر آئی۔یہ خاندان 6 فروری کو صبح سویرے ترکیہ میں آنے والے تباہ کن زلزلے سے بچ گیا تھا۔زلزلہ کے بعد غازی عنتاب کے متاثرہ ضلع نوردے سے بھاگ کر خاندان قونیہ کے مضافات میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ رہنے لگا تھا کہ وہاں بھی

موت نے ان کو آلیا۔جمعہ کو تین بجے کے قریب گھر میں آگ لگ گئی تھی۔انہوں نے چھوٹے گھر کو گرم رکھنے کے لیے چولہا جلا رکھا تھا اور خاندان کے افراد سو رہے تھے۔ترک میڈیا کے مطابق ویڈیو فوٹیج میں برف سے ڈھکے علاقے کے وسط میں واقع مکان کو دکھایا گیا جو آگ سے بڑی حد تک تباہ ہوگیا تھا۔آگ لگنے سے پانچ دیگر رشتہ دار زخمی ہو گئے تھے۔

مسجد حرام میں خوشبوؤں سے زائرین کا استقبال

مکہ مکرمہ:18رفروری (ذرائع)صدارت عامہ برائے امور حرمین شریفین کی جنرل پریذیڈنسی کے زیر اہتمام حرم مکی کے ماحول کو معطر کرنے کی ذمہ دار ایجنسی عود کے تیل کی خوشبو سے نمازیوں کا استقبال کرتی ہے۔مسجد حرام میں پرفیومنگ شعبے نے مسجد حرام کو 30 بخور سے دھویا اور کعبہ کو باریک عود کے تیل کے دو بنڈلوں سے معطر کیا گیا۔دن میں پانچ بار مسجد حرام میں عطر کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور ہر نماز سے قبل ماحول کو خوشگوار بنانے کے لیے مسجد حرام اور کعبہ شریف کے اطراف میں عطر چھڑکا جاتا ہے۔عطر اور بخور کی انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر اور چوبیس گھنٹے مسجد حرام میں قرآن کلاسز اور تربیتی اور علمی لیکچرز سے قبل عطر کا چھڑکاؤ کرتی ہے۔خانہ کعبہ میں ملتزم، حجر اسود، رکن یمانی اور غلاف کعبہ کو دن میں کئی بار معطر کیا جاتا ہے۔

ترکیہ زلزلہ: 11 دن بعد ملبے کے نیچے سے نکالے گئے ترک شخص کی اپنی بیٹی سے پہلی جذباتی ملاقات

چھ فروری کو ترکی اور شام میں آنے والے تباہ کن زلزلے نے کئی انسانی المیوں کو جنم دیا ہے۔ جہاں ہزاروں افراد ہلاک، زخمی اور بے گھر ہوئے وہیں کچھ لوگ تاعمر اپنے پیاروں کو

کھو دینے کی تکلیف میں مبتلا رہیں گے۔اس غم ناک فضا میں کسی شخص کے ہزاروں من وزنی ملبے سے زندہ نکل آنے پر لوگوں اور ریسکیو ٹیموں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ایسا ہی ایک واقعہ ہے ترکیہ کے جنوب میں واقع صوبے ہاتائے میں ملبے تلے 261 گھنٹے گزارنے کے بعد زندہ نکالے جانے والے ترک شہری مصطفیٰ آوچی کا، جب وہ پہلی بار اپنی نومولود بیٹی سے ملے، جو زلزلے کی رات اس ہسپتال میں پیدا ہوئی تھی جہاں اس وقت وہ زیر علاج ہیں۔گذشتہ چند گھنٹوں کے دوران،سوشل میڈیا پر وائرل ایک جذباتی ویڈیو میں مصطفیٰ کو ان کی اہلیہ اور بیٹی سے ملاقات کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔اسپتال میں زیر علاج مصطفی نے اپنی ننھی بچی کو پہلی بار گلے لگا کر بوسہ دیا۔

یو اے ای میں پہلے یہودی معبد کا قیام

متحدہ عرب امارات نے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے بین المذاہب مرکز'' ابراہیمی فیملی ہاؤس'' قائم کیا ہے جس میں بیک وقت مسجد، چرچ اور ملک کا پہلا سیناگوگ ایک ہی جگہ واقع ہوں گے۔تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ملک نے 2020 میں اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے تھے اور یہاں ایک مختصر مگر فعال یہودی آبادی موجود ہے۔جو عام طور پر نجی جگہ پر عبادت کرتی ہے۔ابراہیمی فیملی ہاؤس، جس کا جمعرات کو دارالحکومت ابوظہبی میں افتتاح کیا گیا، اپنی نوعیت کا پہلا مقام ہے جہاں ایک ہی جگہ پر تین مذاہب کے لوگ عبادت کر سکتے ہیں۔مرکز کے صدر محمد خلیفہ المبارک نے کہا کہ یہ مرکز بقائے باہمی کا ایک نمونہ ہے جو بین المذاہب مکالمے کے لیے بہترین پلیٹ فارم ہوگا۔مرکز میں مذہبی خدمات، تقریبات کے علاوہ عقیدے سے متعلق دیگر سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔خلیجی عرب خطے میں یہ بحرین کے بعد دوسری یہودی عبادت گاہ ہے۔بحرین میں یہودیوں کی ایک چھوٹی سی کمیونٹی آباد ہے۔خلیجی یہودی کمیونٹیز کی ایسوسی ایشن نے خطے میں ایک اور عبادت گاہ کھولنے پر متحدہ عرب امارات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ'' ہم جی سی سی ممالک میں ایک اور معبد کی تعمیر کے لیے بہت پرجوش ہیں'''' ایک مسلم ملک میں یہودی معبد کی تعمیر غیر معمولی بات ہے۔'' 2020 میں متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے درمیان تعلقات معمول پر لانا امریکہ کی ثالثی میں ابراہم معاہدے کا حصہ تھا جس کے تحت بحرین اور مراکش نے بھی اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے تھے۔متحدہ عرب امارات پہلا خلیجی ملک جبکہ عرب دنیا میں مصر اور اردن کے بعد تیسرا ملک تھا جو اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لایا۔ابراہم معاہدے نے اسرائیل کو الگ تھلگ کرنے کی دیرینہ پان عرب پالیسی پہ ضرب لگائی جس کے تحت اسرائیل جب تک کہ مقبوضہ علاقوں سے دستبردار نہیں ہوجاتا اور فلسطینی ریاست کو قبول نہیں کرتا اس سے سرکاری تعلقات نہیں قائم کیے جاسکتے۔

مسجد اقصیٰ کے مرمتی کاموں میں اسرائیل رکاوٹ ڈال رہا ہے: یروشلم اوقاف

مقبوضہ بیت المقدس پر اسرائیلی قبضے کے بعد محکمہ اوقاف کو مسجد اقصیٰ اور حرم قدسی کے دیگر مقامات کی مرمت میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔اردن کے زیر انتظام مسجد اقصیٰ کی تعمیر ومرمت کے ذمہ دار القدس اوقاف نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل مسجد اقصیٰ کے مرمتی کاموں میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔یروشلم اوقاف کی طرف سے یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حال ہی میں مسجد اقصیٰ پر گرنے والا بارش کا پانی مروانی نماز گاہ میں داخل ہوگیا۔ پانی داخل ہونے سے الغوانمہ کے گیٹ دیوار پر لگی ایک ٹائل گرگئی۔یروشلم میں اسلامی اوقاف کے محکمے نے اسرائیلی حکام پر مسجد اقصیٰ کے مرمتی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے اور تاخیری حربے استعمال کرنے کا الزام عاید کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اسرائیل مسجد اقصیٰ کے ہالوں، صحنوں اور 1333 سال قبل اموی دور میں تعمیر کردہ گنبد صخرہ میں مرمت میں رخنہ اندازی کررہا ہے۔مسجد اقصیٰ جو 144 ایکڑ رقبے پر پھیلی ہوئی ہے ایک اونچی پہاڑی پر واقع ہے اور یروشلم کے پرانے شہر کے قلب میں ٹھوس چٹانوں پر تعمیر کی گئی تھی۔یہ چار سطحوں پر مشتمل ہے۔پہلی سطح پانی کے راستوں کے لیے۔دوسری زمین کے لیے ہے جس میں مروانی صحن واقع ہے۔تیسری قبلی نماز گاہ کے اوپر بنایا گیا ہے، جب کہ گنبد صخرہ چوتھی سطح پر کھڑا کیا گیا ہے۔مسجد اقصیٰ کو ٹھوس چٹانوں کے اوپر بڑے بڑے پتھروں سے بنایا گیا تھا، جو اسے طاقت، استحکام اور زلزلوں کے خلاف مزاحمت کرنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے،لیکن اس کی وقتاً فوقتاً دیکھ بھال کے کام اور بڑے پتھروں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے کے لیے سینسر لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔فلسطینی حکام کے مطابق اسرائیلی حکام اب تک اسے نصب کرنے سے روکتے ہیں۔اگرچہ مسجد اقصیٰ کی بحالی کے ذمہ دار مسجد کی عمارت کی پائیداری اور اس میں بحالی اور دیکھ بھال کے کاموں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہیں،لیکن وہ اسرائیلی پولیس کی جانب سے تعمیراتی اور بحالی کے سامان اور آلات کے داخلے میں رکاوٹ بننے کی شکایت کرتے ہیں۔مسجد اقصیٰ میں تعمیر نو کمیٹی کے ڈائریکٹر بسام الحلاق نے 'دی انڈیپنڈنٹ عربیہ' کو بتایا کہ کمیٹی کو اسرائیلی حکام کو الاقصیٰ میں کوئی بھی مواد یا سامان داخل کرنے کے لیے ایک درخواست جمع کرانی پڑتی ہے۔ اس کی منظوری کی ضرورت ہوتی مگر اسرائیلی انتظامیہ ٹال مٹول سے کام لیتی ہے۔الحلاق نے اسرائیل کی جانب سے مسجد اقصیٰ کی دیوار میں مشرقی اور شمالی اطراف سے بحالی کے کام کو روکنے کے بارے میں بھی شکایت کی۔ان کا کہنا تھا کہ دیوار کی مشرقی جانب کئی سالوں سے بحالی کا سامان نصب کیا گیا ہے، خاص طور پر رکاوٹوں کو برقرار رکھنے کے خلاف خبردار کیا گیا ہے۔

سعودی کی ترکیہ اور شام میں زلزلہ زدگان کو ورچوئل طبی مشاورت

سعودی عرب ترکیہ اور شام میں زلزلے کے بعد بین الاقوامی امدادی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر زلزلہ زدگان کو ورچوئل طبی مشاورت کی سہولت فراہم کررہا ہے۔سعودی عرب جہاں فوری امداد پہنچانے والے اولین ممالک میں شامل رہا وہیں وزارت صحت کے ماتحت صحہ ورچول ہسپتال زلزلہ زدگان کی مدد کے لیے کام کررہا ہے۔العربیہ نیٹ کے مطابق متاثرین کی مدد کے لیے ادویہ اور طبی ساز وسامان بھیجا جارہا ہے۔طبی عملہ بھی بھیجا گیا ہے۔

دو لڑکیوں کا اغوا کے بعد قتل، عراق میں تشویش کی لہر

تہران: گ 18رفروری (ذرائع)ویڈیو فوٹیج میں دو لڑکیوں کو رکشہ نما گاڑی میں اغوا کرنے اور پھر انہیں دارالحکومت بغداد کے مشرق میں ایک ایسے جرم میں قتل کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے جس نے عراقی معاشرے کو ہلا کر رکھ دیا

تھا۔واقعہ کے بعد ملک بھر میں تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔نگرانی والے کیمرے کی ایک ویڈیو کلپ میں وہ لمحہ دکھایا گیا ہے جب بغداد کے مشرق میں واقع اُر محلے میں رکشہ جیسی گاڑی کے مالک نے دو لڑکیوں کو لالچ دے کر رکشہ نما گاڑی میں سوار کرایا۔قومی سلامتی کے ادارے نے جمعرات کو دو لڑکیوں کو اغوا کرنے اور قتل کرنے والے گروہ کے تین افراد کی گرفتاری کا اعلان کر دیا۔ایجنسی نے ایک بیان میں بتایا کہ یہ گینگ 3 افراد پر مشتمل تھا جنہوں نے 7 سال سے کم عمر کی 2 لڑکیوں کو اغوا کر کے قتل کر دیا تھا۔اس گروہ نے بچیوں کے اہل خانہ سے رقم کے لیے سودے بازی کی تھی۔بغداد کے مشرق میں واقع اُر محلے میں ملزمان کے گھروں پر چھاپہ مارا گیا تو وہاں سے دو مقتولین کی لاشیں ملی۔ملزمان کے قبضے سے ایک آتشیں اسلحہ بھی برآمد ہوا ہے۔

سعودیہ میں 16 ہزار 860 غیر قانونی تارکین گرفتار

سعودی عرب میں گزشتہ ہفتے 16 ہزار 860 غیر قانونی تارکین گرفتار ہوئے ہیں۔سعودی پریس ایجنسی کے مطابق یہ گرفتاریاں 9 فروری سے 15 فروری 2022 کے درمیان ہوئی ہیں۔غیر قانونی تارکین کے خلاف کام کرنے والی مشترکہ کمیٹی نے کہا ہے کہ ُکل گرفتار شدگان میں سے 9713 اقامہ قوانین کی خلاف ورزی کر رہے تھے‘۔4029 گرفتار شدگان سرحدی قوانین کی خلاف ورزی کے مرتکب تھے جبکہ 3118 تارکین لیبر قوانین کی خلاف ورزی میں ملوث تھے‘۔ُمذکورہ عرصے کے دوران 515 افراد گرفتار ہوئے ہیں جو سرحد عبور کر کے ملک میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے‘۔ُان میں سے 67 فیصد یمنی، 28 فیصد ایتھوپی جبکہ 5 فیصد دیگر ممالک کے تارکین تھے‘۔ُاسی طرح سرحد عبور کر کے غیر قانونی طور پر ملک سے باہر جانے کی کوشش کرتے ہوئے 30 افراد گرفتار ہوئے ہیں‘۔کمیٹی نے کہا ہے کہ ُغیر قانونی تارکین کو سہولت فراہم کرنے پر 15 افراد گرفتار ہوئے ہیں‘۔

بلغاریہ میں ٹرک سے 18 افغان تارکین وطن کی لاشیں برآمد

یورپی ملک بلغاریہ کی پولیس نے دارالحکومت صوفیہ کے قریب ایک ٹرک سے بچے سمیت 18 افغان تارکین وطن کی لاشیں دریافت ہونے پر چار افراد کو حراست میں لیا ہے۔برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق بلغاریہ کی وزارت داخلہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لوکورسکو گاؤں کے قریب ملنے والا ٹرک لکڑی اور کمپارٹمنٹس میں چھپے غیر قانونی تارکین وطن کو لے جا رہا تھا۔نیشنل تحقیقاتی سروس کے سربراہ نے رپورٹرز کو بتایا کہ ُتارکین وطن میں سے بعض کا دم گھٹ گیا۔‘ تارکین وطن نے غیر قانونی طور پر ہمسایہ ملک ترکیہ کی سرحد عبور کی اور جنوب مشرقی بلغاریہ کے شہر یامبول کے قریب ٹرک پر چڑھنے سے قبل دو دن تک جنگل میں چھپے رہے۔ُوزیر صحت آسن میدزیدیف نے کہا کہ پانچ بچوں سمیت 34 تارکین وطن کو صوفیہ کے ہسپتالوں میں پہنچایا گیا جہاں ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔انہوں نے کہا کہ ُاس ٹرک میں بند ہونے والوں کو آکسیجن کی کمی کا سامنا تھا۔وہ بے سدھ پڑے تھے اور انہوں نے کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا‘ایک سینیئر پولیس اہلکار اتاناس ایلکوف نے کہا کہ حراست میں لیے گئے چار افراد میں سے ایک کو پہلے ہی انسانی سمگلنگ کے الزام میں سزا سنائی جا چکی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ مزید ثبوت ملنے پر فردِ جرم عائد کی جائے گی۔بلغاریہ اس راستے پر واقع ہے جسے مشرق وسطیٰ اور افغانستان سے آنے والے تارکین وطن یورپی یونین میں داخل ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔زیادہ تر تارکین وطن اس ملک میں رہائش اختیار نہیں کرتے بلکہ اکثر سمگلروں کے وسیع نیٹ ورکس کا استعمال کرتے مغربی یورپ کے امیر ممالک میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بی بی سی پر چھاپہ یا شکنجہ؟

محمد ہاشم القاسمی (خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال) فون نمبر: 9933598528

معروف نشریاتی ادارہ برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (بی بی سی) کے دہلی اور ممبئی دفاتر پر محکمہ انکم ٹیکس نے 14 فروری کو چھاپہ ماری کی، بی بی سی کے تقریباً تین دن تک ڈیجیٹل ریکارڈ اور فائلوں کو دیکھنے کے بعد 16 فروری کی رات آئی ٹی حکام کی واپسی کی اطلاع ہے۔ تازہ ترین معلومات دیتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ محکمہ انکم ٹیکس کے اہلکار دہلی اور ممبئی میں ہمارے دفاتر چھوڑ چکے ہیں۔

بتایا جارہا ہے کہ بین الاقوامی ٹیکس میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لیے آئی ٹی کی ٹیم بی بی سی کے دفتر پہنچی تھی۔ یہی نہیں تحقیقات کے لیے پہنچی انکم ٹیکس ٹیم نے دفتر میں موجود ملازمین کے موبائل فون، لیپ ٹاپ ضبط کر لئے اور ملازمین کو دفتر چھوڑ کر گھر جانے کو کہا، بی بی سی کے دفتر پر انکم ٹیکس کی اس کارروائی کو بین الاقوامی ٹیکس سے متعلق معاملہ بتایا جارہا ہے، جس میں ٹیکس بے ضابطگیوں کے حوالے سے بی بی سی کے دفتر میں آئی ٹی سرچ ہوئی ہے۔ ایسے میں بی بی سی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ”ہم اپنے ملازمین کے ساتھ ہیں، اور اس تحقیقات میں آئی ٹی ٹیم کی مدد کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حالات جلد معمول پر آجائیں گے۔ جاری کردہ اعلامیہ میں مزید کہا گیا کہ صحافت سے متعلق ہمارا آؤٹ پٹ اور کام معمول کے مطابق جاری رہے گا۔ ہم اپنے قارئین کی خدمت کے لیے پرعزم ہیں۔ جب کہ برطانیہ کی حکومت مبینہ طور پر صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے، بی بی سی نے کہا ہے کہ اس کے کچھ ملازمین سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے دہلی اور ممبئی کے دفاتر میں انکم ٹیکس کی جاری انکوائریوں میں تعاون کرنے کے لیے رہیں۔“

انکم ٹیکس کے حکام کی اس کارروائی کے دوران ہی بی جے پی کے ترجمان گورو بھاٹیہ نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے اس کا یہ کہہ کہ دفاع کیا کہ بی بی سی ”ایک بد عنوان“ ادارہ ہے، جو زہریلی رپورٹنگ کے ذریعے ملک کے خلاف سازشیں کرتا ہے۔ گورو بھاٹیہ نے مزید کہا کہ کانگریس کا ایجنڈا اور بی بی سی کا پروپیگنڈہ ایک ساتھ چل رہا ہے۔ بی بی سی کی بھارت کو بدنام کرنے کی پرانی تاریخ ہے۔ اپوزیشن بھول گئی ہے کہ ایک زمانے میں اندرا گاندھی نے بی بی سی پر پابندی لگا دی تھی۔ بی بی سی نے مہاتما گاندھی پر بھی منفی تبصرہ کیا تھا، انہوں نے کہا کہ ”دراصل، ہندوستان مسلسل آگے بڑھ رہا ہے، لیکن کچھ تنظیمیں اس رفتار کو پسند نہیں کر رہی ہیں۔ لیکن وہ بھول گئے ہیں کہ ہندوستان میں اصولوں کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔“

قارئین کی دلچسپی کے لئے بتاتا چلوں کہ، بی بی سی کی نشریات سامعین و ناظرین کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا نشریاتی ادارہ ہے جس کے صرف برطانیہ میں ملازمین کی تعداد 26 ہزار ہے اور اس کا سالانہ میزانیہ 4 ارب برطانوی پاؤنڈ جو (9.7 ارب امریکی ڈالر) سے زیادہ ہے۔

1922ء میں برٹش براڈ کاسٹنگ (بی بی سی) کمپنی لمیٹڈ کے قائم کردہ اس ادارے کو بعد ازاں شاہی پروانہ جاری کیا گیا اور 1927ء میں یہ ریاست برطانیہ کی ملکیت بن گیا۔ بی بی سی ٹیلی وژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ پر پروگرام اور معلوماتی خدمات پیش کرتا ہے۔ بی بی سی کا ہدف، اطلاعات، علم وتفریح کی فراہمی، ہے۔

بی بی سی ٹرسٹ کے زیر انتظام چلایا جاتا ہے اور اپنے منشور کے مطابق سیاسی و اشتہاری اثرات سے آزاد ہے، اور صرف اپنے ناظرین وسامعین کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے۔

بی بی سی انگریزی سمیت دنیا بھر کی 33 زبانوں میں پروگرام نشر کرتا ہے جن میں ”اردو“ بھی شامل ہے۔ اردو میں بی بی سی ریڈیو کی نشریات کے علاوہ ایک ویب سائٹ بھی شامل ہے جو تحریری اردو کی اولین ویب سائٹس میں سے ایک ہے۔

جون 1920ء کو بی بی سی کمپنی کا پہلا پروگرام مارکونی وائرلیس ٹیلیگراف کمپنی سے نشر کیا گیا تھا، اس پروگرام کو ڈیلی میل کے لارڈ نارتھ کلف نے مالی تعاون دیا تھا۔ یہ نشریہ عوام کو خوب بھایا اور برطانیہ کی ریڈیو کی تاریخ میں اہم موڑ ثابت ہوا۔ ریڈیو ٹائمز کا 1931ء کا لوگو جان بیئر نے بنایا تھا.

1923ء آتے آتے کمپنی کو بے پناہ مقبولیت ملی مگر مالی انتظام کچھ سست پڑ گیا اور بی بی سی اقتصادی مسائل سے دوچار ہو گیا۔ بی بی سی کمپنی کی ابتدا 1 جنوری 1927ء کو ہوئی اور ریتھ پہلے جنرل ڈائیریکٹر بنے۔ نئی کمپنی کا نیا اعلان بھی جاری ہوا۔ اس وقت ریڈیو میں صرف روایتی انداز میں خبریں شائع ہوتی تھی تاہم سامعین کچھ اور پروگرام کی خواہش بھی رکھتے تھے۔ ریتھ اس زمانے میں بی بی سی کے جنرل مینیجر تھے اور وہ پر عزم اور حوصلہ مند شخص تھے۔ ان کا مقصد ”عوام کے لیے معلومات اور جانکاری کے تمام شعبہ ہائے جات میں ترقی کرنا اور حتی الامکان کوشش کرنا، مقصد حاصل کرنا اور اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھنا تھا ریتھ کا ایک بڑا کارنامہ ریڈیو کو امریکی اسٹائل کی قید آزاد کرانا اور برطانوی ریڈیو کو اپنا رنگ ڈھنگ عطا کرنا تھا۔ (وکیپیڈیا)

بی بی سی کے دفتر میں انکم ٹیکس محکمہ کے چھاپہ پر شدید ردعمل آنا شروع ہو گئے ہیں.

ایڈیٹرز گلڈ آف انڈیا نے اس کارروائی پر شدید تنقید کی ہے۔ ایڈیٹرز گلڈ آف انڈیا نے ایک بیان جاری کر کے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایڈیٹرز گلڈ نے کہا کہ ”محکمہ انکم ٹیکس کی جانب سے انجام دیا جارہا سروے اقلیتوں کی موجودہ صورتحال اور گجرات میں 2002 کے تشدد پر بی بی سی کی ایک دستاویزی فلم کے اجراء کے بعد سامنے آیا ہے۔ حکومت نے دستاویزی فلم میں گجرات تشدد کے بارے میں رپورٹنگ پر بی بی سی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور ہندوستان میں اس کے آن لائن دیکھنے پر پابندی لگا دی ہے، ایڈیٹرز گلڈ نے کہا کہ محکمہ انکم ٹیکس کا یہ سروے سرکاری ایجنسیوں کا استعمال کر کے ان پریس تنظیموں کو ڈرانے اور ہراساں کرنے کے رجحان کے تحت کیا جارہا ہے، جو حکومتی پالیسیوں یا حکمران اسٹیبلشمنٹ پر تنقید کرتی ہیں۔ ستمبر 2021 میں نیوز کلک اور نیوز لانڈری کے دفاتر کا اسی طرح آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے سروے کیا تھا، جون 2021 میں ’دینک بھاسکر‘ اور ’بھارت سماچار‘ کے خلاف سروے کیا گیا۔ فروری 2021 میں ای ڈی نے نیوز کلک کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ ان تمام معاملات میں چھاپے اور سروے خبر رساں اداروں کی طرف سے سرکاری اسٹیبلشمنٹ کی کوریج کے پس منظر میں تھے۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ ایک ایسا رجحان ہے جو جمہوریت کو کمزور کرتا ہے“۔

پریس کلب نے کہا کہ ایک بین الاقوامی نشریاتی نیٹ ورک پر اس طرح کی کارروائی سے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان کی ساکھ اور امیج کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ساتھ ہی حکومت سے اپیل کی کہ وہ ’میڈیا کو ڈرانے اور پریس کی آزادی کو روکنے کے لیے اپنے اختیارات کا غلط استعمال نہ کرے‘۔ ڈیجیٹل میڈیا براڈ کاسٹروں کی ایک یونین ڈی جی پب نے بھی بی بی سی کے دفاتر کے ’سروے‘ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بی بی سی کی دستاویزی فلم آنے کے چند دنوں کے اندر ہونے والی یہ کارروائی تشویشناک ہے اور یہ ایک آزاد اور منصفانہ آواز پر حملے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ نہ صرف ایک مضبوط جمہوریت کے طور پر ہندوستان کی عالمی امیج کو داغدار کرتا ہے بلکہ دوست ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بھی خراب کر سکتا ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے، ’اس طرح کے چھاپے ہمیشہ ان میڈیا اداروں کو نشانہ بناتے رہے ہیں جو اسٹیبلشمنٹ کے خلاف خبریں شائع کرتی ہیں۔ اس طرح کے اقدامات کے ذریعے حکمراں جماعت اظہار رائے کی آزادی کے آئینی حقوق، پریس کی آزادی اور شہریوں کے معلومات کے حق کے بارے میں جاننے کے ناقابل تنسیخ حق کو محدود کرنا چاہتی ہے۔ اگر حکومت جمہوری اقدار کی پاسداری کا دعویٰ کرتی ہے اور ہندوستان کے عالمی موقف کے بارے میں سنجیدہ ہے تو اسے میڈیا کو فعال طور پر سخت سوالات پوچھنے کے قابل بنانا چاہیے، چاہے ان سوالات کا نتیجہ حکومت کی پالیسی، نیت، ارادے اور طرز عمل کے بارے میں تنقید ہی کیوں نہ ہو.

کانگریس پارٹی کے جنرل سیکریٹری کے سی وینو گوپال نے کہا کہ ”بی بی سی کے دفاتر پر آئی ٹی کے چھاپے نے یہ ظاہر کیا کہ مودی حکومت تنقید سے خوفزدہ ہے۔ ہم ان دھمکیوں کے ہتھکنڈوں کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، یہ غیر جمہوری اور آمرانہ رویہ مزید نہیں چل سکتا۔“ وہیں کانگریس نے بی بی سی کے بوم مائک کو زنجیروں سے لپیٹ کر ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے ٹویٹ کیا ہے اور لکھا ہے کہ آمر بزدل اور ڈرپوک ہوتا ہے۔ وہیں فوٹو کے کیپشن میں لکھا ہے کہ بھارت ورلڈ پریس فریڈم کی فہرست میں 180 میں 150 ویں مقام پر ہے۔“ پارٹی کے رہنما جے رام رمیش کا کہنا تھا ”ادھر (پارلیمان میں) ہم اڈانی - ہنڈن برگ تنازعے کی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) سے تحقیقات کا مطالبہ کر رہے ہیں، اور وہاں حکومت بی بی سی کا محاصرہ کر رہی ہے۔ جب کسی کی بربادی کا وقت قریب ہوتا ہے، تو وہ غلط فیصلے کرنے لگتا ہے۔“

ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمان مہوا موئترا نے اپنی ایک ٹویٹ میں کہا: ”بی بی سی کے دہلی دفتر پر انکم ٹیکس کے چھاپے کی رپورٹیں ہیں۔ واہ، واقعی میں؟ کتنی غیر متوقع بات ہے۔“

جموں وکشمیر کے سابق وزیراعلی فاروق عبداللہ نے کہا کہ ”یہ بی بی سی پر انکم ٹیکس کی کارروائی انجام دینے کا صحیح وقت نہیں ہے، اس طرح کی کارروائیاں وزیر اعظم نریندر مودی پر دستاویزی فلم نشر ہونے سے پہلے کی جاسکتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اس وقت ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ لوگ سوچیں گے کہ یہ بی بی سی کی دستاویزی فلم کے اثر کے بعد ہوا ہے۔ فاروق عبداللہ نے کہا،” جب وہ عام طور پر دستاویزی فلم کو نشر کرنے سے پہلے یہ کام کر لیتے، تو ہمیں یقین ہوتا کہ بی بی سی کی طرف سے کچھ غلطی تھی۔ لیکن آج ہر شخص یہ سوچے گا کہ یہ دستاویزی فلم کے تناظر میں (بی بی سی) کو ہراساں کرنے کی کوششیں ہیں، تاہم سروے کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بہت بدقسمتی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا ”یہاں جمہوریت پہلے ہی خطرے میں ہے، میڈیا کو دبایا جارہا ہے اور بی بی سی پر یہ چھاپہ اس میں مزید اضافہ ہے“۔

پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (پی ڈی پی) کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کے مطابق حکومت سچ بولنے والوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ چاہے وہ اپوزیشن رہنما ہوں، میڈیا ہوں، انسانی حقوق کے کارکن ہوں یا کوئی بھی ہو۔“

کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے رہنما سیتارام یچوری نے سوال کیا کہ ”اس کارروائی کے بعد بھارت کیسے دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ جمہوریت کی ماں ہے۔“ واضح رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی بار بار اپنے بیانوں میں بھارت کو جمہوریت کی ماں قرار دیتے ہیں۔

سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے بھی بی بی سی کے دفاتر کی تلاشی پر تنقید کرتے ہوئے اسے ”نظریاتی ایمرجنسی“ کا آغاز قرار دیا۔ انہوں نے ایک ٹویٹ میں لکھا، ”جب کوئی حکومت بے خوفی کے بجائے خوف اور جبر کے لیے کھڑی ہو، تو ہر کسی کو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا انجام قریب ہے۔“ دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے بدھ کو کہا کہ میڈیا کی آواز کو دبانا غلط ہے۔

وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے ٹویٹ کیا کہ اس طرح میڈیا کی آواز کو دبانا غلط ہے۔ میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہے، میڈیا کی آزادی پر حملہ عوام کی آواز کو دبانے کے مترادف ہے، جو بھی بی جے پی کے خلاف بولتا ہے، یہ لوگ آئی ٹی، سی بی آئی اور ای ڈی کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا بی جے پی ملک کے جمہوری نظام اور اداروں کو کچل کر پورے ملک کو غلام بنانا چاہتی ہے؟“ اس سے پہلے عام آدمی پارٹی کے دیگر لیڈروں نے بھی پریس کانفرنس میں اس معاملے پر بات کی تھی.

مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کہا کہ ”موجودہ حکومت ہٹلر اور سیوسیسکو سے زیادہ خطرناک ہے۔ بی بی سی نے ہمیشہ درست اور تازہ ترین جانکاری فراہم کی ہے تو پھر ان کے خلاف ایسی کارروائی کیوں ہو رہی ہے؟ بی بی سی نے کچھ نشر کیا ہے جو موجودہ مرکزی حکومت کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ کارروائی انتقامی جذبے سے کی گئی ہے۔ آزادی صحافت کو دبانا انتہائی افسوس ناک ہے۔ میں ہمیشہ آزادی صحافت کی حمایت کرتی ہوں۔ اب صرف عدلیہ ہی اس ملک کو بچا سکتی ہے۔“ مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ بیرسٹر اسدالدین اویسی نے کہا کہ ”جب اندرا گاندھی نے ملک میں ایمرجنسی کا اعلان کیا تھا اور اس وقت بی بی سی حکومت سے سوال کر رہا تھا تو یہی بی جے پی اُس وقت بی بی سی کی تعریف کر رہا تھا اور اسکی رپورٹنگ اور خبروں کو موزوں قرار دے رہا تھا لیکن آج بی جے پی حکومت بی بی سی کی نیت پر شک کر رہی ہے اور اس کے دفاتر پر چھاپے مارے جارہے ہیں۔“

اس کے علاوہ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ واشنگٹن ڈی سی انکم ٹیکس حکام کی جانب سے دہلی میں بی بی سی کے دفاتر کی تلاشی سے آگاہ ہے۔ انہوں نے میڈیا سے کہا کہ تلاشی کی تفصیلات پر بھارتی حکام سے رجوع کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ دنیا بھر میں آزاد صحافت کی اہمیت کی حمایت کرتا ہے۔ پرائس نے کہا کہ امریکہ اظہار رائے کی آزادی اور مذہب یا عقیدے کی ضرورت کو انسانی حقوق کے طور پر اجاگر کرتا رہتا ہے جو دنیا بھر میں جمہوریتوں کو مضبوط کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ان تلاشیوں کے حقائق سے واقف ہیں، لیکن کوئی فیصلہ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔“ صحافیوں کی بین الاقوامی تنظیم ’کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس (سی پی جے) نے مودی حکومت سے صحافیوں کو پریشان نہ کرنے کی اپیل کی ہے، سی پی جے کی ایشیا پروگرام ڈائریکٹر بیہہ لی یی نے ایک بیان میں کہا،” وزیر اعظم مودی کی نکتہ چینی والے ڈاکیومنٹری کے بعد بی بی سی انڈیا کے دفاتر پر چھاپہ مارنے سے ڈرانے دھمکانے کی بو آتی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوا جب بھارتی حکام تنقیدی خبریں شائع کرنے والے اداروں کو نشانہ بنانے کے لیے ٹیکس جانچ کا سہارا لے رہے ہیں۔ زیادتی بند ہونی چاہئے۔“ صحافیوں کی ایک دیگر بین الاقوامی تنظیم رپورٹرز ود آوٹ بارڈرز (آر ایس ایف) نے بھی ٹویٹ کر کے اس کارروائی کی نکتہ چینی کی ہے۔ اس نے کہا کہ” مودی پر دستاویزی فلم پر پابندی عائد کرنے کے بعد اب یہ کارروائی کی گئی ہے، آر ایس ایف نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ بھارت سرکار کی تنقید کو خاموش کرانے کی ان کوششوں کی مذمت کرتا ہے۔“

خیال رہے کہ بی بی سی دفاتر پر چھاپے کے دوران اس کے ملازمین کے لیپ ٹاپ اور موبائل فون بھی ضبط کر لیے گئے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھی ٹویٹ کر کے کہا،” یہ چھاپے اظہار رائے کی آزادی کی صریح توہین ہیں۔ بھارتی حکام واضح طور پر حکمراں بی جے پی کی نکتہ چینی والے کوریج پر بی بی سی کو پریشان کرنے اور دھمکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔“

کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ بی جے پی کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں آنے والے دنوں میں بی بی سی اور کوئی ڈاکومنٹری لانے کا پروگرام تو نہیں بنا رہی ہے، اگر ہے تو اس کے روکنے کی کوشش کی ہے، اور اس بات پر تو سب یک زبان ہیں کہ آزادی اظہار رائے، اور حکومت کے خلاف نکتہ چینی کرنے والے قلم اور زبان کی یہاں اب کوئی جگہ نہیں ہے. جمہوری ملک میں صحافی اور حکومت کے درمیان تخلیقی یا مثبت تناؤ کا رشتہ ہونا ضروری ہے۔ میڈیا کا اصل کام اداروں کا ہمہ وقت احتساب کرنا اور حکومت اور عوام کے درمیان ایک رابطے کی ذمہ داری بھی نبھانا ہوتا ہے۔

حجاب تنازع کا ایک سال مکمل: کوئی لوٹا دے میرے بیتے ہوئے تعلیمی سال

ناہید عطااللہ

کرناٹک میں حجاب تنازعہ کو ایک سال ہو گیا ہے اور اس تنازعہ کی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم بہت متاثر ہوئی ہے۔ غوثیہ جو بی ایس سی کی امتیازی طالب علم ہے وہ اب تک گریجویشن کر چکی ہوتی، لیکن وبائی امراض اور حجاب کے تنازعہ کی بدولت اس کا تین سالہ انڈر گریجویٹ کورس پانچ سال تک بڑھ گیا، اور اس کا ابھی ایک سیمسٹر باقی ہے جس میں مزید ایک سال لگے گا۔ غوثیہ کرناٹک کے کالجوں کی ان بہت سی طالبات میں سے ایک ہیں جو حجاب پہنتی ہیں اور انہیں کالج کیمپس کے اندر ریاستی حکومت کے اسکارف پہننے پر پابندی کے حکم کے بعد سرکاری یا امدادی اداروں کو چھوڑ کر اقلیتی کالجوں میں داخلہ لینا پڑا۔ غوثیہ نے بتایا کہ ''میں آخری سال کے چھٹے سمسٹر میں تھی جب مئی 2022 میں یونیورسٹی آف منگلور کالج کے حکام نے مجھ سے کہا کہ اگر میں نے کلاس روم کے اندر حجاب پہننا جاری رکھا تو پڑھائی چھوڑ دو۔ میں نے منگلور یونیورسٹی سے منسلک بیسنٹ کالج میں منتقلی کی کوشش کی، لیکن چونکہ یہ کالج کے لیے وسط سال تھا، مجھے مارچ 2023 میں آنے کے لیے کہا گیا۔''

غوثیہ نے کہا کہ اگر کوئی لڑکی پڑھائی میں ایک سال بھی کھو دے تو یہ اس کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ ''پچھلے چند مہینوں میں، میں نے تعلیم دینے کی کوشش کی، کھانے میں اپنا ہاتھ آزمایا، دلہن کی مہندی ڈیزائننگ کے لیے اسائنمنٹس لیے اور کچھ کمانے کے لیے ٹیلرنگ بھی سیکھی۔ ایک ہونہار طالب علم کے لیے سیمسٹر سے محروم ہونا بہت تکلیف دہ ہے، لیکن میرے والدین نے ہر وقت مدد کی اور مجھے اس وقفے میں وہ کرنے کی اجازت دی جو میں چاہتی ہوں۔'' کرناٹک میں حجاب تنازعہ کے ایک سال بعد اس مسئلے کا نتیجہ یہ نکلا کہ حجاب پہننے والی مسلمان لڑکیاں یا تو اپنی تعلیم کے حصول کے لیے دوسرے شہروں میں منتقل ہو گئیں یا ایسے کالجوں کا رخ کیا جہاں یہ پابندیاں نہیں تھیں۔

پیپلز یونین فار سیول لبرٹیز (پی یو سی ایل) کی کرناٹک یونٹ نے 9 جنوری 2023 کو جاری کردہ اپنی سروے رپورٹ جس کا عنوان ہے، 'تعلیم کے دروازے بند کرنا' جس میں انہوں نے حوالہ دیا ستمبر 2022 میں مقننہ کے اجلاس کے دوران ریاستی حکومت کے جواب کا حوالہ دیا اور اس میں کہا گیا تھا کہ کل 1.010 حجاب اور دیگر وجوہات کی وجہ سے طالبات تعلیم سے دور ہو گئیں۔

پی یو سی ایل کی رپورٹ کی توثیق کرتے ہوئے غوسیہ نے کہا کہ انہیں ان کی ہم جماعتوں نے ولن کے طور پر دیکھا۔ ''ایک موقع پر ہم نے حجاب اتارنے اور اپنے سروں کو شالوں (دوپٹوں) سے ڈھانپنے پر اتفاق کیا، جس کا رنگ ہماری یونیفارم جیسا ہی تھا، جس کی اجازت نہیں تھی۔ میں اپنی دوستوں کے ساتھ برآمدے میں بیٹھ کر وہ لیکچر سنتی رہی اور یہاں سے بھی ہمیں چلے جانے کے لیے کہا گیا، کیونکہ اس سے دوسری طلبات کی توجہ ہٹ رہی تھی۔ بعد میں ہم لائبریری میں شفٹ ہوئے اور وہاں سے بھی باہر کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہم نے کیمپس کے گیٹ کے باہر دھرنا دینے کے بارے میں سوچا لیکن پولیس کی نفری نے اسے بھی روک دیا۔''

غوسیہ اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کے لیے مارچ تک انتظار کر رہی ہے، زبیدہ (نام بدلا ہوا ہے) جیسی طالبات نے منگلورو چھوڑنے کا انتخاب کیا۔ 10 دیگر طالبات کے ساتھ زبیدہ نے دوسرے کالج میں ٹرانسفر لے لیا۔ زبیدا کہتی ہیں کہ ''میں نے اپنے کالج کے قریب ایک اپارٹمنٹ لیا اور اسے اپنے چار دوستوں کے ساتھ شیئر کیا۔ میں نے دسمبر 2022 میں اپنا ایل ایل بی مکمل کیا اور اب حفظ قرآن کر رہی ہوں جسے میں رمضان تک مکمل کرلوں گی اور اس کے بعد میں قانون کی پریکٹس شروع کرنا چاہتی ہوں۔''

فاطمہ شازمہ، بی اے فرسٹ ایئر صحافت کی ایک طالبہ نے بتایا کہ جب اس نے کلاس روم کے اندر حجاب اتارنے سے انکار کر دیا تو اسے منگلور یونیورسٹی کالج چھوڑنے کو کہا گیا۔ اب بیسنٹ کالج کی طالبہ فاطمہ کا ایک سال ضائع ہو گیا ہے کیونکہ اسے نئے سرے سے شروع کرنا پڑا۔ اس نے کہا کہ ''پورا تنازعہ ایک سازش تھی اور یہ میرے کالج میں اس وقت شروع ہوا، جب یہ معاملہ دوسرے اداروں میں کم ہو رہا تھا''۔

عائشہ عفرا جیسے کیسز بھی ہیں، جنہیں وہ کورس تبدیل کرنا پڑا جسے وہ پڑھ رہی تھیں کیونکہ یا تو حجاب کی اجازت دینے والے کالجوں میں یہ کورس نہیں تھا یا فیس بہت زیادہ تھی۔ بی ایس سی (کیمسٹری بائیولوجی اور زولوجی) کی طالبہ عفرا تیسرے سمسٹر میں تھی، جب حجاب کا تنازعہ کھڑا ہو گیا۔

عائشہ عفرا نے بتایا کہ ''شروع میں میرے کالج نے ہمیں اپنے دوپٹہ سے سر ڈھانپنے کی اجازت دی۔ لیکن میرے کچھ ہم جماعتوں نے، جو میرے دوست تھے، شکایت کی اور مجھے دوسروں کے ساتھ جانے کو کہا گیا۔ چونکہ حجاب پہننے کی اجازت دینے والا کوئی دوسرا کالج نہیں تھا، اس لیے میں نے کورس تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے ایک ایسے کالج میں داخلہ لیا ہے جو حجاب کی اجازت دیتا ہے اور میں نے بائیوٹیکنالوجی میں انجینئرنگ کا انتخاب کر کے نئے سرے سے شروعات کی۔ میں نے دو سال ضائع کیے، جبکہ میرے کچھ دوست جو فیس برداشت نہیں کر سکتے تھے انہوں نے تعلیم بند کر دی ہے۔'' یہ لڑکیاں بس یہی چاہتی ہیں کہ کوئی ان کے بیتے ہوئے تعلیمی سال لوٹا دے۔

چین کا عالمی بالادستی کا خواب: ایں خیال است۔۔۔؟

ایڈورڈ این لوٹواک

اب ہم چینی امور کے مختلف ماہرین سے یہ سنتے ہیں کہ چین کی معیشت کی ترقی کی رفتار سست روی کا شکار ہے، نہ صرف اس لیے کہ آبادی بچّوں کی کمی کے ساتھ بوڑھی ہو رہی ہے، بلکہ اس لیے کہ یہ اصل میں گر رہی ہے۔ لہٰذا چین 2050ء تک عالمی بالادستی حاصل نہیں کر سکے گا جبکہ صدر شی جن پنگ نے 20 ویں نیشنل کانگریس سے میں یہ اعلان کیا تھا کہ وہ ''چین کو ایک عظیم جدید اشتراکی ملک بنائیں گے جو دنیا کی قیادت کرے گا۔ قومی طاقت اور اثر و رسوخ کا حامل ہوگا''۔

جی ہاں، یہ سچ ہے کہ چین میں بہت کم بچے پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ زیادہ تر ممالک (بشمول ایران) میں معاشی ترقی کے ساتھ تولیدی زرخیزی میں عام کمی کے علاوہ، یہ کمیونسٹ پارٹی کی ایک بچّے کی ظالمانہ پالیسی کی تباہ کن وراثت کا بھی نتیجہ ہے جس کی وجہ سے بہت سی بچّیوں کو قتل کیا گیا (کیونکہ صرف لڑکے ہی خاندانی نام کو برقرار رکھتے ہیں)۔ چناں چہ آج کے چند نوجوان مردوں کے پاس اور بھی کم ممکنہ بیویاں ہیں۔

لیکن مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس کے ہمارے دور میں چین کی گرتی ہوئی آبادی کو دیکھ کر اس کے معاشی مستقبل کی پیشین گوئی کرنا اب ممکن نہیں ہے یا بھارت کو اس کی بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے چین پر برتری حاصل کرتے ہوئے دیکھنا بھی ممکن نہیں۔

درحقیقت پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ہمیں کسی نہ کسی وجہ سے چین کے جمود کے بارے میں کئی سابقہ پیشین گوئیاں یاد آسکتی ہیں: جب 1976ء میں ماؤ (ماؤزے تنگ) کی موت کے بعد بالآخر نجی کاروباری اجازت دی گئی اور معیشت میں تیزی سے اضافہ ہوا تو بہت سے ماہرین نے پیشین گوئی کی تھی کہ ''ترقی جلد ہی سست روی کا شکار ہو جائے گی کیونکہ کمیونسٹ پارٹی بھاری صنعتوں یعنی لوہے، اسٹیل اور سیمنٹ کو نہیں کھولے گی جبکہ ٹریکٹر ساز فیکٹریوں سے لے کر دوسری صنعتوں تک کو مسابقت کا سامنا کرنا پڑے گا''۔

جب کمیونسٹ پارٹی نے 1980ء کی دہائی کے آخر میں پرانی صنعت (اور شمال مشرقی چین) کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیا اور چینی مینوفیکچرنگ اور کپڑوں، جوتوں اور ہاتھ کے اوزاروں کی برآمدات میں زیادہ تیزی سے اضافہ ہوا تھا تو ماہرین نے چین کے ''درمیانی آمدن کے جال'' میں گرنے کے بارے میں بات کرنا شروع کر دی تھی۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ممالک سستی محنت پر مبنی اشیاء برآمد کرنے میں مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی اجرت اور لاگت میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے جبکہ وہ بھاری لاگت والی پیداوار میں مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ان میں مہارت کی کمی ہوتی ہے اور ان کی پیداواری صلاحیت بہت کم ہوتی ہے۔

لیکن چین نے اس رکاوٹ کو بھی عبور کر لیا، اس کی سادہ سی وجہ یہ تھی کہ تعلیم میں اس کی زیادہ تر غیر مرئی سرمایہ کاری اتنی ہی بڑی تھی جتنی تیز رفتار ٹرینوں، سڑکوں، ہوائی اڈوں اور دیوہیکل کنٹینر، بندرگاہوں میں اس کی بہت واضح سرمایہ کاری تھی۔ مزید برآں، تعلیم میں چین کی سرمایہ کاری فی الواقع کارگر ثابت ہوئی ہے کیونکہ یہ کبھی سائنس اور ٹیکنالوجی تک محدود نہیں رہی ہے۔ شروع سے ہی، اس کے ہاں تعلیمی اداروں میں غیر ملکی اور کلاسیکی زبانیں (15 چینی جامعات لاطینی اور یونانی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں)، فلسفہ اور عالمی ادب پڑھائے جاتے ہیں۔ صدر شی جن پنگ خود یورپی ادب کے دلدادہ ہیں۔ اس طرح نقلی تکنیکی ماہرین کو تربیت دینے کے بجائے، چین تصوراتی تکنیکی ماہرین کو تعلیم دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، چینی کرنسی اور پبلک فنانس کو انتہائی قابل احترام ماہرین کنٹرول کرتے ہیں اور مغرب میں بھی انھیں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اس سب کے باوجود، آج کا چین اپنی تاریخ کے ساتھ ہمیشہ سچّا رہا ہے۔ برطانیہ میں صنعتی انقلاب تک، چین ہمیشہ دوسرے ممالک سے زیادہ امیر تھا۔ سنہ 1800ء تک چین عالمی معیشت کے ایک تہائی حصہ کا مالک تھا۔ لگاتار سیاسی اتھل پتھل اور کمیونسٹ معاشیات کی تباہی کے ساتھ 1950 تک چین کا عالمی معیشت میں حصہ صرف 5 فی صد تک رہ گیا تھا۔ اب چین عالمی معیشت کا 20 فی صد بننے کی طرف بڑھ رہا ہے، اور اگر وہ مزید بڑی غلطیاں نہیں کرتا تو شاید مستقبل میں اس سے بھی زیادہ حصہ حاصل کر پائے گا۔ جیسا کہ صدر شی جن پنگ کا جیک ما (اور تمام ہائی ٹیک) پر حملہ تھا اور یہ مظہر اب بھی نئے آئی ٹی گریجوایٹس میں بے روزگاری کا سبب بن رہا ہے۔

مگر چین غالب عالمی طاقت بننے میں ناکام رہنے میں اپنی تاریخ بھی برقرار رکھے گا کیونکہ اس کی معاشی طاقت ہمیشہ تزویراتی ناکامی کے ساتھ رہی ہے۔ تعلیم یافتہ چینیوں کو یقین ہو چکا ہے کہ تمام غیر ملکی احمق، سادہ لوح، لالچی ہوتے ہیں اور وہ آسانی سے دھوکے میں آسکتے ہیں اور یہ کہ جنگ میں انھیں شکست دینے کے لیے صرف چالاکی کی چالیں کافی ہیں۔ ان تعلیم یافتہ چینیوں میں اس اوہامی سوچ کی بنیادی وجہ یہ حقیقت ہے کہ وہ صدیوں سے اپنے ارد گرد رہنے والے خانہ بدوشوں، کوہ پیماؤں اور جنگلوں میں مقیم لوگوں ہی کو اپنی ''عظیم مادی برتری'' سے مغلوب کرتے رہے ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ اس بات پر یقین کے حامل رہے ہیں کہ صدیوں تک انھیں بہت تھوڑی تعداد میں مگر ترقی یافتہ حملہ آوروں کے ہاتھوں بار بار شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے حالانکہ ان چینیوں کی اپنی تعداد ان سے کہیں زیادہ ہوتی تھی۔ 1912ء میں جرچن بولنے والے مانچوؤں کے زوال سے پہلے کے ہزار سال کے دوران میں یہ صرف 368ء-1644 تک مِنگ خاندان کے دور میں ایسا ہوا تھا کہ چینیوں پر چینیوں کی حکمرانی تھی۔ شاید اس وجہ سے کہ اس خاندانی حکمرانی کے بانی، ژویوآن ژانگ نے خانقاہ کے خادم کے طور پر شروعات کی تھی اور چین کے مینڈرینوں سے غلط تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ بیسویں صدی میں، 1945ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکا سے شکست سے دوچار ہونے تک جاپانی غیر ملکی فاتحین میں سے آخری حملہ آور تھے جنھوں نے بہت کم تعداد میں ہونے کے باوجود بیجنگ، نانجنگ، شنگھائی، کینٹن اور چین کے زیادہ سے زیادہ علاقوں پر قابض ہوئے تھے مگر وہ اسے زیادہ دیر تک برقرار رکھنے میں ناکام رہے تھے جبکہ کمیونسٹ اور کومنتانگ دونوں طاقتیں ان سے کامیابی سے لڑنے سے قاصر رہی تھیں۔ (سوائے ان گنت فلموں میں لڑائی سے)۔

آج، کوئی بھی زمینی حملہ آور جنگجو بیجنگ کے لیے خطرہ نہیں ہے، لیکن اس کے حکمرانوں کی مکمل تزویراتی نااہلی برقرار ہے۔ بالکل ایسے وقت میں جب امریکا کو چین پر قابو پانے کے لیے اتحادیوں کی ضرورت ہے، بیجنگ کی 2009 کے بعد سے احمقانہ جارحیت نے جاپان کی غیر جانبداری کی طرف رجعت کو پلٹ دیا ہے (ڈیموکریٹک پارٹی آف جاپان کے عروج کے دور میں ایسا ہوا تھا۔ یہ اب معدوم ہو چکی ہے) اور اسے ایک مضبوط امریکی اتحادی بنا دیا ہے۔ چین نے بھارت کو امریکا کے ساتھ (روس کو کھوئے بغیر) ''غیر وابستگی'' سے دور دھکیل دیا ہے اور انڈونیشیا کو اپنے آف شور قدرتی وسائل کے دفاع کے لیے غیر جانبداری سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا ہے۔ اسی ہفتے فلپائن کے صدر بونگ بونگ مارکوس نے بیجنگ کے کامیاب دورے سے واپسی پر ہی امریکی بحریہ کی زیادہ سے زیادہ موجودگی کا مطالبہ کیا تھا۔ جہاں تک آسٹریلیا کا تعلق ہے، جس میں چین کی بھاری درآمدات کی وجہ سے اسے کئی سالوں تک مالا مال کیا گیا تھا، چینیوں نے کس طرح یہ فیصلہ کیا کہ وہ آسٹریلیا کو کوئلے اور شراب کی درآمدات روک کر ایک تحقیقی ادارے کو بند کرنے کے لیے اپنے احکامات کی تعمیل کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ آسٹریلوی ادارہ چینی حکمتِ عملی کا تحقیقی مطالعہ کرتا ہے۔

بہ الفاظ دیگر چینی رہنما اب بھی سمجھتے ہیں کہ غیر ملکی سادہ لوح، گنوار اور لالچی ہیں اور آسانی سے ان کا استحصال کیا جا سکتا ہے۔ (ایسے ہر معاملے میں، چینی سفارت کاروں نے ان پالیسیوں کو روکنے کی کوشش کی ہے اور ناکام رہے ہیں، لیکن چین میں وزارتِ خارجہ بہت کمزور ہے اور زیادہ تر پروپیگنڈا پھیلانے کا کام کرتی ہے، معلومات کی تشہیر کے لیے نہیں۔)

لہٰذا یہ امریکا کی سفارت کاری نہیں بلکہ چین کی سفارتی نااہلی ہے جس نے امریکا کو آسٹریلیا سے لے کر جاپان کے راستے بھارت تک اپنے اتحادی فراہم کیے ہیں تاکہ وہ اجتماعی طور پر چین کی آبادی سے زیادہ تعداد حاصل کر سکے، اس کی معاشی استعداد سے تجاوز کر سکے اور کسی بھی جنگ میں اس پر غالب آسکے۔

نوٹ: ایڈورڈ این لوٹواک امریکی حکومت کے لیے کنٹریکٹ پر تزویراتی کنسلٹنٹ اور مصنف ہیں۔